بحمدہ تعالیٰ

اسلامی عقائد سنیوں کے سچے معتقدات قابل حفظ مسلمانان

ومطالعۂ اہل ایمان نہایت عام فہم سلیس عبارت مین بیان کیے گئے

مسمی بہ



مصنفہ

جناب مولنا مولوی حکیم ابو العلا امجد علی صاحب اعظمی

رضوی سنی حنفی قادری برکاتی دامت فیوضہم مہتمم مطبع ہذا

در مطبع اہل سنت وجماعت بریلی طبع گردید

مسلمان انکے دامِ تزویر مین آکر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہین لہذا اُس حصہ یعنی کتاب الطہارۃ کو اس سلسلہ کا حصۂ دوم کیا اور اُن بھائیون کے لیے اس پہلے حصہ مین اسلامی سچے عقائد بیان کیے امید کہ برادرانِ اسلام اس کتاب کے مطالعہ سے ایمان تازہ کرین اور اس فقیر کے لیے عفو و عافیتِ دارین اور ایمان و مذہب اہلسنت پر خاتمہ کی دعا فرمائین اللھم ثبت قلوبنا علی الایمان وتوفنا علی الاسلام وارزقنا شفاعۃ خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام وادخلنا بجاھہ عندک دار السلام آمین یا ارحم الرحمین والحمد للہ رب العلمین۔

عقائد متعلقہ ذات و صفات الٰہی جل جلالہ

عقیدہ اللہ ایک ہے کوئی اُسکا شریک نہین نہ ذات مین نہ صفات مین نہ افعال مین نہ احکام مین نہ اسما مین واجب الوجود ہے یعنی اُسکا وجود ضروری ہے اور عدم محال۔ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے ازلی کے بھی یہی معنے ہین باقی ہے یعنی ہمیشہ رہیگا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہین وہی اس کا مستحق ہے کہ اُسکی عبادت و پرستش کی جائے **عقیدہ** وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہین اور تمام جہان اُسکا محتاج **عقیدہ** اُسکی ذات کا ادراک عقلاً محال کہ جو چیز سمجھ مین آتی ہے عقل اُسکو محیط ہوتی ہے اور اُسکو کوئی احاطہ نہین کرسکتا البتہ اُسکے افعال کے ذریعہ سے اجمالاً اُسکی صفات پھر اُن صفات کے ذریعہ سے معرفتِ ذات حاصل ہوتی ہے **عقیدہ** اُسکی صفتین نہ عین ہین نہ غیر یعنی صفات اُسی ذات ہی کا نام ہو ایسا نہین اور نہ اُس سے کسی طرح کسی نحو وجود مین جدا ہوسکین کہ نفسِ ذات کی مقتضی ہین اور عینِ ذات کو لازم **عقیدہ** جسطرح اُسکی ذات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل القرآن ٭ وھدنا بہ الی عقائد الایمان ٭ واظھر ھذا الدین القویم علی سائر الادیان ٭ والصلٰوۃ والسلام الاتمان فی کل حین و آن ٭ علی سید ولد عدنان ٭ سید الانس و الجان ٭ الذی جعلہ اللہ تعالٰی مطلعا علی الغیوب فعلم ما یکون وما کان ٭ وعلی الہ وصحبہ وابنہ وحزبہ ومن تبعھم باحسان ٭ واجعلنا منھم یا رحمٰن یا منان ٭ فقیر بارگاہ قادری ابو العلا **امجد علی** اعظمی قادری رضوی عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیون کے لیے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ عام فہم زبان مین لکھا جائے جسمین ضروری روزمرہ کے مسائل ہون باوجود بے فرصتی اور بے مائیگی کے توکلا علی اللہ اس کام کو شروع کیا ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال ہوا کہ اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر متفرع ہے اور بہتیرے مسلمان ایسے ہین کہ اصول مذہب سے آگاہ نہین ایسون کے لیے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے خصوصًا اس پرآشوب زمانہ مین کہ گندم نما جو فروش بکثرت ہین کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے بلکہ عالم کہلاتے ہین اور حقیقۃً اسلام سے اُن کو کچھ علاقہ نہین عام ناواقف

محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہے کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان نقصان تو اُس محال کا ہے کہ تعلقِ قدرت کی اُس میں صلاحیت نہیں **عقیدہ** حیات قدرت سُننا دیکھنا کلام علم ارادہ اُسکے صفات ذاتیہ ہیں مگر کان آنکھ زبان سے اُسکا سننا دیکھنا کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے وہ پاک ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے ہر باریک سے باریک کو کہ خوردبین سے محسوس نہ ہو وہ دیکھتا ہے بلکہ اُسکا دیکھنا اور سُننا انھیں چیزوں پر منحصر نہیں ہر موجود کو دیکھتا ہے اور ہر موجود کو سنتا ہے **عقیدہ** مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہے حادث و مخلوق نہیں جو قرآن عظیم کو مخلوق مانے ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اُسے کافر کہا بلکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اُسکی تکفیر ثابت ہے **عقیدہ** اُسکا کلام آواز سے پاک ہے اور یہ قرآن عظیم جسکو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے مصاحف میں لکھتے ہیں اُسیکا کلام قدیم بلاصوت ہے اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادث یعنی ہمارا پڑھنا حادث ہے اور جو ہمنے پڑھا قدیم اور ہمارا لکھنا حادث اور جو لکھا قدیم ہمارا سُننا حادث ہے اور جو ہمنے سُنا قدیم ہمارا حفظ کرنا حادث ہے اور جو ہم نے حفظ کیا قدیم یعنی متجلّی قدیم ہے اور تجلی حادث **عقیدہ** اُسکا علم ہر شی کو محیط یعنی جزئیات کلیات موجودات معدومات ممکنات محالات سب کو ازل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور ابدتک جانیگا اشیا بدلتی ہیں اور اُسکا علم نہیں بدلتا دلوں کے خطروں اور وسوسوں پر اُسکو خبر ہے اور اُسکے علم کی کوئی انتہا نہیں **عقیدہ** وہ غیب و شہادت سب کو جانتا ہے علم ذاتی اُسکا خاصہ ہے جو شخص علم ذاتی غیب خواہ

قدیم ازلی ابدی ہے صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہین **عقیدہ** اُسکی صفات نہ مخلوق
ہین نہ زیر قدرت داخل **عقیدہ** ذات و صفات کے سوا سب چیزین حادث ہین
یعنی پہلے نہ تھین پھر موجود ہوئین **عقیدہ** صفات الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے گمراہ
بددین ہے **عقیدہ** جو عالم مین سے کسی شے کو قدیم مانے یا اُسکے حدوث مین شک کرے کافر ہے **عقیدہ**
نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا نہ اُسکے لیے بی بی جو اُسے باپ یا بیٹا بتائے یا اُسکے لیے
بی بی ثابت کرے کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بددین ہے **عقیدہ** وہ حی ہے یعنی خود
زندہ ہے اور سب کی زندگی اُسکے ہاتھ مین ہے جسے جب چاہے زندہ کرے اور
جب چاہے موت دے **عقیدہ** وہ ہر ممکن پر قادر ہے کوئی ممکن اُسکی قدرت سے باہر نہین
عقیدہ جو چیز محال ہو اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ اُسکی قدرت اُسے شامل ہو
کہ محال اُسے کہتے ہین جو موجود نہ ہو سکے اور جب مقدور ہوگا تو موجود ہو سکے گا پھر
محال نہ رہا اسے یون سمجھو کہ دوسرا خدا محال ہے یعنی نہین ہو سکتا تو یہ اگر زیر قدرت ہو
تو موجود ہو سکے گا تو محال نہ رہا اور اسکو محال نہ ماننا وحدانیت کا انکار ہے یوہین
فنائے باری محال ہے اگر تحت قدرت ہو تو ممکن ہوگی اور جسکی فنا ممکن ہو وہ خدا نہین
تو ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا اللہ کی الوہیت سے ہی انکار کرنا ہے **عقیدہ** ہر مقدور
کے لیے ضرور نہین کہ موجود ہو جائے البتہ ممکن ہونا ضروری ہے اگرچہ کبھی موجود نہ ہو۔
عقیدہ وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اُس چیز سے جسمین عیب و نقصان ہے
پاک ہے یعنی عیب و نقصان کا اُس مین ہونا محال ہے بلکہ جس بات مین نہ کمال ہو نہ نقصان
وہ بھی اُسکے لیے محال مثلاً جھوٹ دغا خیانت ظلم جہل بے حیائی وغیرہا عیوب اُسپر
قطعاً محال ہین اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنے کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے

حالانکہ اُن کا رب عزوجل اُنکی وجاہت اپنی بارگاہ مین ظاہر فرمانے کو خود ان لفظون سے ذکر فرماتا ہی کہ ہم سے جھگڑنے لگا قومِ لوط کے بارے مین حدیث مین ہے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اللہ عزوجل کے ساتھ بہت تیزی کے ساتھ بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہین عرض کی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرمایا کیا اپنے رب پر تیز ہو کر گفتگو کرتے ہین عرض کی اُنکا رب جانتا ہی کہ اُنکے مزاج مین تیزی ہے جب آیۂ کریمہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ نازل ہوئی کہ بیشک عنقریب تمھین تمھارا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا لا ارضی وواحد من امتی فی النار ایسا ہی تو مین راضی نہ ہونگا اگر میرا ایک اُمتی بھی آگ مین ہو یہ تو شانین بہت رفیع ہین جنپر رفعت عزت وجاہت ختم ہی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم مسلمان ماں باپ کا کچا بچہ جو حمل سے گر جاتا ہی اُسکے لیے حدیث مین فرمایا کہ روز قیامت اللہ عزوجل سے اپنے ماں باپ کی بخشش کے لیے ایسا جھگڑے گا جیسا قرضخواہ کسی قرضدار سے یہانتک کہ فرمایا جائیگا ایھا السقط المراغم ربہ اے کچے بچے اپنے رب سے جھگڑنے والے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت مین چلا جا خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا مگر ایمان والون کے لیے بہت نافع اور شیطین الانس کی خباثت کا دافع تھا کہنا یہ ہے کہ قوم لوط پر عذاب قضائے مبرم حقیقی تھا خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اُس مین جھگڑے تو انھین ارشاد ہوا یا ابرھیم اعرض عن ھذا انہم اتیہم

شہادت کا غیر خدا کے لیے ثابت کرے کافر ہی علم ذاتی کے یہ معنی کہ بے خدا کے دیے خود حاصل ہو **عقیدہ** وہی ہر شی کا خالق ہے ذوات ہوں خواہ افعال سب اُسی کے پیدا کیے ہوئے ہین **عقیدہ** حقیقۃً روزی پہنچانیوالا وہی ہی ملٰئکہ وغیرہم وسائل و وسائط ہین **عقیدہ** ہر بھلائی برائی اُس نے اپنے علم ازلی کے موافق مقدّر فرما دی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہین کہ جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہمکو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اُس نے لکھ دیا زید کے ذمہ برائی لکھی اسلیے کہ زید بُرائی کرنے والا تھا اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اُسکے لیے بھلائی لکھتا تو اُسکے علم یا اُسکے لکھدینے نے کسی کو مجبور نہین کر دیا تقدیر کے انکار کرنے والون کو نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس اُمت کا مجوس بتایا **عقیدہ** قضا تین قسم ہے مبرم حقیقی کہ علم الٰہی مین کسی شی پر معلق نہین اور معلق محض کہ صحف ملٰئکہ مین کسی شی پر اُسکا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہی اور معلق شبیہ بہ مبرم کہ صحف ملٰئکہ مین اُسکی تعلیق مذکور نہین اور علم الٰہی مین تعلیق ہے وہ جو مبرم حقیقی ہی اُسکی تبدیل ناممکن ہے اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے مین کچھ عرض کرتے ہین تو انھین اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے ملٰئکہ قوم لوط پر عذاب لیکر آئے سیدنا ابرہیم خلیل اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کہ رحمت محضہ تھے انکا نام پاک ہی ابرہیم ہی یعنی اب رحیم مہربان باپ اُن کافرون کے بارے مین اتنے ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے انکا رب فرماتا ہی یجادلنا فی قوم لوط ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے مین یہ قرآن عظیم نے اُن بیدینون کا رد فرمایا جو محبوبان خدا کو بارگاہِ عزت مین کوئی عزت و وجاہت نہین مانتے اور کہتے ہین کہ اُسکے حضور کوئی دم نہین مار سکتا

زندگی میں اللہ عزوجل کا دیدار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے اور آخرت میں ہر سُنّی مسلمان کیلیے ممکن بلکہ واقع۔ رہا قلبی دیدار یا خواب میں یہ دیگر انبیا علیہم السلام بلکہ اولیا کیلیے بھی حاصل ہی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سَو بار زیارت ہوئی **عقیدہ** اُسکا دیدار بلا کیف ہی یعنی دیکھینگے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھینگے جس چیز کو دیکھتے ہین اُس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہی نزدیک یا دُور وہ دیکھنے والے سے کسی جہت مین ہوتی ہے اوپر یا نیچے دہنے یا بائیں اگے یا پیچھے اُسکا دیکھنا ان سب باتون سے پاک ہوگا پھر رہا یہ کہ کیونکر ہوگا یہی تو کہا جاتا ہے کہ کیونکر کو یہان دخل نہیں انشاء اللہ تعالیٰ جب دیکھینگے اُسوقت بتا دینگے اُسکی سب باتون کا خلاصہ یہ ہی کہ جہانتک عقل پہنچتی ہے وہ خدا نہیں اور جو خدا ہی اُس تک عقل رسا نہیں اور وقتِ دیدار نگاہ اُسکا احاطہ کرے یہ محال ہی **عقیدہ** وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے کسی کو اُسپر قابو نہیں اور نہ کوئی اُسکے ارادہ سے اُسے باز رکھنے والا اُسکو نہ اونگھ آئے نہ نیند تمام جہان کا نگاہ رکھنے والا نہ تھکے نہ اُکتائے تمام عالم کا پالنے والا ماں باپ سے زیادہ مہربان حلم والا اُسی کی رحمت ٹوٹے ہوئے دلون کا سہارا۔ اُسی کے لیے بڑائی اور عظمت ہی۔ ماؤن کے پیٹ مین جیسی چاہے صورت بنانیوالا۔ گناہونکا بخشنے والا۔ توبہ قبول کرنیوالا قہر و غضب فرمانیوالا اُسکی پکڑ نہایت سخت ہی جس سے بے اُسکے چھڑائے کوئی چھوٹ نہیں سکتا وہ چاہے تو چھوٹی چیز کو وسیع کردے اور وسیع کو سمیٹ دے جسکو چاہے بلند کرے اور جسکو چاہے پست۔ ذلیل کو عزت دیدے اور عزت والے کو ذلیل کردے جسکو چاہے راہ راست پر لائے اور جسکو چاہے سیدھی راہ سے الگ کردے جسے چاہے

عذاب غیر مردود ای ابرہیم اس خیال مین نہ پڑو بیشک انپر وہ عذاب آنیوالا ہے جو پھرنے کا نہین اور وہ جو ظاہر قضائے معلق ہی اُس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے اُنکی دعا سے اُنکی ہمت سے ٹل جاتی ہے اور وہ جو متوسط حالت مین ہے جسے صحف ملئکہ کے اعتبار سے مبرم بھی کہہ سکتے ہین اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو فرماتے ہین مین قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہون اور اسی کی نسبت حدیث مین ارشاد ہوا ان الدعاء یرد القضاء بعد ما ابرم بیشک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہی **مسئلہ** قضا و قدر کے مسائل عام عقلون مین نہین آسکتے ان مین زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہی صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس **مسئلہ** مین بحث کرنے سے منع فرمائے گئے ما و شما کس گنتی مین اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثل پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس و حرکت نہین پیدا کیا بلکہ اُسکو ایک نوع اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اسکے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے بُرے نفع نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیے ہین کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہین اور اسی بنا پر اُس پر مواخذہ ہے اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونون گمراہی ہین **مسئلہ** بُرا کام کرکے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیت الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہی بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اُسے منجانب اللہ کہے اور جو بُرائی سرزد ہو اُسکو شامت نفس تصور کرے **عقیدہ** اللہ تعالیٰ جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت و جمیع حوادث سے پاک ہے **عقیدہ** دنیا کی

گوپھن مین رکھکر پھینکا جب آگ کے مقابل پہنچے جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم حاضر
ہوئے اور عرض کی ابراہیم کچھ حاجت ہی۔ فرمایا ہی۔ مگر نہ تم سے۔ عرض کی پھر اُسی سے
کہیے جس سے حاجت ہی۔ فرمایا علمہ بحالی کفانی عن سؤالی اظہارِ احتیاج خود آنجا
چہ حاجت ست ارشاد ہوا یا نار کونی بردا وسلما علیٰ ابرٰہیم اے آگ ٹھنڈی
اور سلامتی ہوجا ابرہیم پر اس ارشاد کوسنکر روئے زمین پر جتنی آگین تھین سب
ٹھنڈی ہوگئین کہ شاید مجھی سے فرمایا جاتا ہوا ور یہ تو ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ علما فرماتے
ہین کہ اگر اُسکے ساتھ وَسَلٰمًا کا لفظ نہ فرمادیا جاتا کہ ابرہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہوجا
تو اتنی ٹھنڈی ہوجاتی کہ اُسکی ٹھنڈک ایذا دیتی۔

عقائد متعلقہ نبوت

مسلمان کے لیے جسطرح ذات وصفات کا جاننا ضروری ہی کہ کسی ضروری کا انکار
یا محال کا اثبات اُسے کافر نہ کردے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کیلیے
کیا جائز ہے اور کیا واجب اور کیا محال کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب
کفر ہے اور بہت ممکن ہی کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان
سے نکالے اور ہلاک ہوجائے **عقیدہ** نبی اُس بشر کو کہتے ہین جسے اللہ تعالیٰ
نے ہدایت کیلیے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہین بلکہ ملٰئکہ مین
بھی رسول ہین **عقیدہ** انبیا سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت **عقیدہ**
اللہ عزوجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہین اُس نے اپنے فضل وکرم سے لوگون کی ہدایت
کے لیے انبیا بھیجے **عقیدہ** نبی ہونیکے لیے اُسپر وحی ہونا ضروری ہی خواہ فرشتہ
کی معرفت ہو یا بلا واسطہ **عقیدہ** بہت سے نبیون پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی

اپنا نزدیک بنالے اور جسے چاہے مردود کردے۔ جسے جو چاہے دے اور جو چاہے چھین لے۔ وہ جو کچھ کرتا ہی یا کریگا عدل و انصاف ہی ظلم سے پاک وصاف ہی۔ نہایت بلند و بالا ہی۔ وہ سب کو محیط ہے اُسکا کوئی احاطہ نہین کرسکتا نفع وضرر اُسی کے ہاتھ مین ہین مظلوم کی فریاد کو پہنچتا اور ظالم سے بدلا لیتا ہی اُسکی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہین ہوسکتا مگر اچھے پر خوش ہوتا ہی اور برے سے ناراض۔ اُسکی رحمت ہے کہ ایسے کام کا حکم نہین فرماتا جو طاقت سے باہر ہی اللہ عزوجل پر ثواب یا عذاب یا بندے کے ساتھ لطف یا اُسکے ساتھ وہ کرنا جو اُسکے حق مین بہتر ہو اُسپر کچھ واجب نہین مالک علی الاطلاق ہی جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے ہان اُس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمالیا ہی کہ مسلمانون کو جنت مین داخل فرمائیگا اور بمقتضائے عدل کفار کو جہنم مین اور اُسکے وعدہ و وعید بدلتے نہین۔ اُس نے وعدہ فرمالیا ہے کہ کفر کے سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف فرما دیگا **عقیدہ** اُسکے ہر فعل مین کثیر حکمتین ہین خواہ ہمکو معلوم ہون یا نہ ہون اور اُسکے فعل کیلیے غرض نہین کہ غرض اُس فائدہ کو کہتے ہین جو فاعل کی طرف رجوع کرے نہ اُسکے فعل کے لیے غایت کہ غایت کا حاصل بھی وہی غرض ہی اور نہ اُسکے افعال علت و سبب کے محتاج اُس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق عالم اسباب مین مسببات کو اسباب سے ربط فرمادیا ہے آنکھ دیکھتی ہی کان سنتا ہی آگ جلاتی ہے پانی پیاس بجھاتا ہی وہ چاہے تو آنکھ سنے کان دیکھے پانی جلائے آگ پیاس بجھائے نہ چاہے تو لاکھ آنکھین ہون دن کو پہاڑ نہ سوجھے کرور آگین ہون ایک تنکے پر داغ نہ آئے کس قہر کی آگ تھی جسمین ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو کافرون نے ڈالا کوئی پاس نہ جاسکتا تھا

بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کردیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا قطعاً کافر ہے کہ اُس نے اُس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی **عقیدہ** قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین اگر تم کو اس کتاب مین جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اُتاری کوئی شک ہو تو اسکی مثل کوئی چھوٹی سی سورت کہہ لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیون کو بلالو اگر تم سچے ہو تو اگر ایسا نہ کرسکو اور ہم کہے دیتے ہین ہرگز ایسا نہ کرسکو گے تو اُس آگ سے ڈرو جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہے جو کافرون کے لیے طیار کیگئی ہے لہذا کافرون نے اسکے مقابلہ مین جی توڑ کوششین کین مگر اسکے مثل ایک سطر نہ بنا سکے نہ بنا سکین **مسئلہ** اگلی کتابین انبیا ہی کو زبانی یاد ہوتین قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانون کا بچہ بچہ یاد کرلیتا ہے **عقیدہ** قرآن عظیم کی سات قرأتین سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہین اُن مین معاذ اللہ کہین اختلاف معنے نہین وہ سب حق ہین اس مین اُمت کیلیے آسانی یہ ہے کہ جسکے لیے جو قرأت آسان ہو پڑھے اور حکم یہ ہے کہ جس ملک مین جو قرأت رائج ہے عوام کے سامنے وہی قرأت پڑھی جائے جیسے ہمارے ملک مین قرأت عاصم بروایت حفص کہ لوگ ناواقفی سے انکار کرین گے اور وہ معاذ اللہ کلمۂ کفر ہوگا **عقیدہ** قرآن مجید نے اگلی کتابون کے بہت سے احکام منسوخ کردیے یو ہین قرآن مجید کی بعض آیتون نے بعض آیت کو منسوخ کردیا **عقیدہ** نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کیلیے

کتابیں اُتاریں اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر زبور حضرت داود علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے سب سے افضل رسول حضور پرنور احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اُسکے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اُس میں ثواب زائد ہے ورنہ اللہ ایک اُسکا کلام ایک اُس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں **عقیدہ** سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمت کے سپرد کی تھی اُن سے اُسکا حفظ نہ ہو سکا کلام الٰہی جیسا اُترا تھا اُنکے ہاتھوں میں ویسا باقی نہ رہا بلکہ اُنکے شریروں نے تو یہ کیا کہ اُن میں تحریفیں کردیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا لہذا جب کوئی بات اُن کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے ہم اُسکی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانینگے کہ یہ اُنکی تحریفات سے ہے اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اُس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ اٰمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ اللہ اور اُسکے فرشتوں اور اُسکی کتابوں اور اُسکے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے **عقیدہ** چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے لہذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ رکھی فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون بیشک ہم نے قرآن اُتارا اور بیشک ہم اُسکے ضرور نگہبان ہیں لہذا اس میں کسی حرف یا نقطے کی کمی بیشی محال ہے اگرچہ تمام دنیا اُسکے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں

الفضل العظیم اور جو اسے کسبی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے **عقیدہ** جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے **عقیدہ** نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں اماموں کو انبیا کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے۔ عصمت انبیا کے یہ معنی ہیں کہ اُنکے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو لیا جسکے سبب اُن سے صدور گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیا کہ اللہ عزوجل انھیں محفوظ رکھتا ہے اُن سے گناہ ہوتا نہیں مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں **عقیدہ** انبیا علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کیلیے باعثِ نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہا صفاتِ ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں قبلِ نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمد صغائر سے بھی قبل نبوت و بعد نبوت معصوم ہیں **عقیدہ** اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام پر بندون کیلیے جتنے احکام نازل فرمائے انھوں نے وہ سب پہنچا دیے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا کافر ہے **عقیدہ** احکامِ تبلیغیہ مین انبیا سے سہو و نسیان محال ہے **عقیدہ** اُنکے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جنسے تنفر ہوتا ہے پاک ہونا ضروری ہے **عقیدہ** اللہ عزوجل نے انبیا علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ علم غیب کہ انکو ہے اللہ کے دیے سے ہے لہذا انکا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عزوجل کے لیے محال ہے کہ اُسکی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے جو لوگ انبیا بلکہ سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم سے مطلق

ہوتے ہیں مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کیلیے ہے جب وہ میعاد پوری
ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم
اُٹھا دیا گیا اور حقیقتہً دیکھا جائے تو اُسکے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا منسوخ کے
معنے بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں یہ بہت سخت بات ہے احکامِ الٰہیہ سب حق ہیں
وہاں باطل کی رسائی کہاں **عقیدہ** قرآن کی بعض باتیں محکم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی
ہیں اور بعض متشابہ کہ اُنکا پورا مطلب اللہ اور اللہ کے حبیب کے سوا کوئی نہیں جانتا
متشابہ کی تلاش اور اُسکے معنے کی کنکاش وہی کرتا ہے جسکے دل میں کجی ہو
عقیدہ وحی نبوت انبیا کیلیے خاص ہے جو اُسے کسی غیر نبی کے لیے مانے کافر
ہے نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے اُسکے جھوٹے ہونیکا احتمال
نہیں ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے
اسکو الہام کہتے ہیں اور وحی شیطانی کہ القا من جانب شیطان ہو یہ کاہن ساحر
اور دیگر کفار و فساق کے لیے ہوتی ہے **عقیدہ** نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت
وریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے
فضل سے دیتا ہے ہاں دیتا اُسی کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے جو قبل
حصولِ نبوت تمام اخلاق رذیلہ سے پاک اور تمام اخلاق فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ
مدارج ولایت طے کر چکتا ہے اور اپنے نسب و جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں
ہر ایسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعث نفرت ہو اُسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں
کی عقل سے بدرجہا زائد ہے کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اُسکے لاکھویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی
اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو

کفر ہے **عقیدہ** حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی بھیجے بعض کا صریح ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں جنکے اسمائے طیبہ بالتصریح قرآن مجید میں ہیں وہ یہ ہیں حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابرہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت اسحق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام حضرت داود علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت ایوب علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام حضرت الیسع علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت ذوالکفل علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام حضور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **عقیدہ** حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ کیا اور تمام اسماء و مسمیات کا علم دیا ملٰئکہ کو حکم دیا کہ انکو سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا شیطان (کہ از قسم جن تھا مگر بہت بڑا عابد زاہد تھا یہانتک کہ گروہ ملٰئکہ میں اسکا شمار تھا) انکار پیش آیا ہمیشہ کے لیے مردود ہوا **عقیدہ** حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا بلکہ سب انسان انھیں کی اولاد ہیں اسیوجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں یعنی اولاد آدم اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابو البشر کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے باپ **عقیدہ** سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب میں پہلے رسول جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں انھوں نے ساڑھے نو سو برس ہدایت

علمِ غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَ تَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور اُن آیتوں سے جن میں انبیا علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی و اثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصۂ الوہیت ہے اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیا ہی کی شایانِ شان ہے اور منافی الوہیت ہے اور یہ کہنا کہ ہر ذرّہ کا علم نبی کیلیے مانا جائے تو خالق و مخلوق کی مساوات لازم آئیگی باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزوجل کیلیے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہیگا مگر کافر۔ ذراتِ عالم متناہی ہیں اور اُس کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئیگا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک نیز ذاتی و عطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان و اسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن و واجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر کھلا شرک ہے۔ انبیا علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لیے آتے ہیں کہ جنت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں اُنکا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے۔ اولیا کو بھی علمِ غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیا کے **عقیدہ** انبیائے کرام تمام مخلوق یہانتک کہ رسل ملٰئکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کی برابر نہیں ہو سکتا جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے **عقیدہ** نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے کسی نبی کی ادنی توہین یا تکذیب

ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور ید بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو جلا دینا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ہمارے حضور کے معجزے تو بہت ہیں **عقیدہ** جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے وہ دعویٰ کر کے کوئی محال عادی اپنے دعوے کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہیگا **فائدہ** نبی سے جو بات خلاف عادت قبل نبوت ظاہر ہو اُسکو ارہاص کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اُسکو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو اُسے معونت کہتے ہیں اور بیباک فجار یا کفار سے جو اُنکے موافق ظاہر ہو اُسکو استدراج کہتے ہیں اور اُنکے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے **عقیدہ** انبیا علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اُسیطرح بحیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو اُنپر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے اُنکی حیات حیاتِ شہدا سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے فلہذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا اُسکی بی بی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیا کے کہ وہاں یہ جائز نہیں یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے ان میں تمام انبیا علیہم السلام شریک ہیں اب بعض وہ امور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص ہیں بیان کیے جاتے ہیں **عقیدہ** اور انبیا کی بعثت خاص کسی ایک قوم کی طرف ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان و جن بلکہ ملک حیوانات جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جسطرح انسان کے ذمہ حضور کی اطاعت فرض ہے یوہیں ہر مخلوق پر حضور کی فرمانبرداری ضروری **عقیدہ**

فرمائی انکے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے استہزا کرتے اتنے
عرصہ میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں
ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئینگے مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور اُنکے ہلاک کی
دعا کی طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا
ایک ایک جوڑا کشتی میں لیلیا گیا تھا بچگئے **عقیدہ** انبیا کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں
کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے
خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں لہذا یہ اعتقاد
چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے **عقیدہ** نبیوں کے مختلف درجے ہیں
بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولی سید المرسلین صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم ہیں حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابرہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا
ہے پھر حضرت موسی علیہ السلام پھر حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام
کا ان حضرات کو مرسلین اولو العزم کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیا و
مرسلین انس و ملک و جن و جمیع مخلوقات الٰہی سے افضل ہیں جسطرح حضور تمام رسولوں
کے سردار اور سب سے افضل ہیں بلا تشبیہ حضور کے صدقہ میں حضور کی اُمت تمام اُمتوں
سے افضل **عقیدہ** تمام انبیا اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت و عزت والے ہیں
اُن کو اللہ تعالی کے نزدیک معاذ اللہ چوڑھے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ
کفر ہے **عقیدہ** نبی کے دعویِ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے
صدق کا علانیہ دعوے فرما کر محالات عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا اور منکروں کو
اُسکے مثل کیطرف بلاتا ہے اللہ عزوجل اُسکے دعوے کے مطابق امر محال عادی

ملکوت السموات والارض کو بالتفصیل ذرّہ ذرّہ ملاحظہ فرمایا **عقیدہ** تمام مخلوق
اولین و آخرین حضور کی نیازمند ہے یہانتک کہ حضرت ابرہیم خلیل اللہ علیہ السلام
عقیدہ قیامت کے دن مرتبۂ شفاعت کبریٰ حضور کے خصائص سے ہے کہ
جبتک حضور فتح باب شفاعت نہ فرمائینگے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ
حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہین حضور کے دربار مین شفاعت لائینگے
اور اللہ عزوجل کے حضور مخلوقات مین صرف حضور شفیع ہین اور یہ شفاعت کبریٰ
مومن کافر مطیع عاصی سب کے لیے ہے کہ وہ انتظار حساب جو سخت جانگزا ہوگا جسکے
لوگ تمنائین کرینگے کہ کاش جہنم مین پھینک دیے جاتے اور اس انتظار
سے نجات پاتے۔ اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور کی بدولت ملیگا جسپر اولین و آخرین
موافقین ومخالفین مومنین وکافرین سب حضور کی حمد کرینگے اسی کا نام مقام
محمود ہے اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہین مثلاً بہتون کو بلاحساب جنت مین
داخل فرمائینگے جن مین چار ارب نوّے کرور کی تعداد معلوم ہے اس سے بہت زیادہ
اور جنکی اللہ و رسول کے علم مین ہین بہتیرے وہ ہونگے جنکا حساب ہو چکا ہے
اور مستحق جہنم ہوچکے اُن کو جہنم سے بچائینگے اور بعضون کی شفاعت فرماکر جہنم
سے نکالینگے اور بعضون کے درجات بلند فرمائینگے اور بعضون سے تخفیف
عذاب فرمائینگے **عقیدہ** ہر قسم کی شفاعت حضور کے لیے ثابت ہے شفاعت
بالوجاہۃ شفاعت بالمحبۃ شفاعت بالاذن ان مین سے کسی کا انکار وہی کریگا
جو گمراہ ہے **عقیدہ** منصب شفاعت حضور کو دیا جا چکا حضور فرماتے ہین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اعطیت الشفاعۃ اور اُنکا رب فرماتا ہے واستغفر لذنبك

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملائکہ و انس و جن و حور و غلمان و حیوانات و جمادات
غرض تمام عالم کے لیے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان **عقیدہ** حضور خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عزوجل نے سلسلۂ نبوت حضور پر ختم کر دیا کہ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے کافر ہے **عقیدہ** حضور افضل جمیع مخلوق الٰہی ہیں کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب جمع کر دیے گئے اور اُنکے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جنمیں کسی کا حصہ نہیں بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور کے طفیل میں بلکہ حضور کے دستِ اقدس سے ملا بلکہ کمال اسلیے کمال ہوا کہ حضور کی صفت ہے اور حضور اپنے رب کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل و اکمل ہیں حضور کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اُس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بنکر خود کمال و کامل و مکمل ہو گیا کہ جسمیں [illegible] ہے [illegible] رہنے۔

عقیدہ محال ہے [illegible] مثل ہو جو کسی صفتِ خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر **عقیدہ** حضور کو اللہ عزوجل نے مرتبۂ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق [illegible] رضائے مولیٰ ہے اور اللہ عزوجل طالب رضائے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **عقیدہ** حضور کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف لیگئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو اور جمال الٰہی بچشم سر دیکھا اور کلام الٰہی بلاواسطہ سُنا اور تمام

مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادتیں بھی ہیں نور ہی کے صدقہ میں ملیں۔ دوسری حدیث اسکی تائید میں یہ ہے کہ غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اُسکے سوراخ بند کر دیے ایک سوراخ باقی رہ گیا اُس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا تشریف لیگئے اور اُنکے زانو پر سر اقدس رکھکر آرام فرمایا اُس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا اُس نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا اُنھوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا آخر اُس نے پاؤں میں کاٹ لیا جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ انور پر گرے چشم مبارک کھلی عرض حال کیا حضور نے لعاب دہن لگا دیا فوراً آرام ہو گیا ہر سال وہ زہر عود کرتا بارہ[۱۲] برس بعد اُسی سے شہادت پائی ۵

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے	ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

عقیدہ حضور کی تعظیم و توقیر جسطرح اُسوقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اُسیطرح فرض اعظم ہے جب حضور کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع و انکسار باادب سُنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے اللھم صل علی سیدنا و مولنا محمد معدن الجود والکرم وآلہ الکرام وصحبہ العظام وبارک وسلم اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اُسکے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے بعض لوگ براہ اختصار صلعم یا ص لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجرین

ولِلْمؤمنین والمؤمنٰت مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مومنین و مومنات کے گناہوں کی اور شفاعت کس کا نام ہے اللھم ارزقنا شفاعۃ حبیبک الکریم یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہونگے احوال آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہونگے **عقیدہ** حضور کی محبت مدار ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے جبتک حضور کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا **عقیدہ** حضور کی اطاعت عین طاعتِ الٰہی ہے طاعتِ الٰہی بے طاعتِ حضور ناممکن ہے یہانتک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور اُسے یاد فرمائیں فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور سے کلام کرے بدستور نماز میں ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں **عقیدہ** حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزو ایمان و رکن ایمان ہے اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے اسکی اہمیت کا پتا اُس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھکر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھکر آرام فرمایا مولیٰ علی نے نماز عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے زانو نہ ہٹایا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا جب چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا حضور نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا مولیٰ علی نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلاۃ وسطیٰ نماز عصر

محروم رہے تمام زمین اُنکی ملک ہی تمام جنت اُنکی جاگیر ہے ملکوت السموات والارض حضور کے زیر فرمان۔ جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس مین دیدی گئین۔ رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائین حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہین دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہی احکام تشریعیہ حضور کے قبضہ مین کر دیے گیے کہ جس پر جو چاہین حرام فرمادین اور جسکے لیے جو چاہین حلال کر دین اور جو فرض چاہین معاف فرمادین **عقیدہ** سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور کو ملا روز میثاق تمام انبیا سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم اُن کو دیا گیا حضور نبی الانبیا ہین اور تمام انبیا حضور کے اُمتی سب نے اپنے اپنے عہد کریم مین حضور کی نیابت مین کام کیا۔ اللہ عزوجل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا بایںمعنے ہر جگہ حضور تشریف فرما ہین

کالشمس فی وسط السماء ونورہا یغشی البلاد مشارقا ومغاربا

مگر کور باطن کا کیا علاج ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مسئلہ ضروریہ۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے جو لغزشین واقع ہوئین اُنکا ذکر تلاوت قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہی اوروں کو اُن سرکارون مین لب کشائی کی کیا مجال مولیٰ عزوجل اُنکا مالک ہی جس محل پر جسطرح چاہے تعبیر فرمائے وہ اُسکے پیارے بندے ہین۔ اپنے رب کیلیے جسقدر چاہین تواضع فرمائین دوسرا اُن کلمات کو سند نہین بنا سکتا اور خود اُن کا اطلاق کرے تو مردود بارگاہ ہو پھر اُنکے یہ افعال جنکو زلت و لغزش سے تعبیر

وانصار وجمیع متعلقین ومتوسلین سے محبت رکھے اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے کیا تمکو نہیں معلوم کہ صحابۂ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب عزیزوں قریبوں باپ بھائیوں اور وطن کو چھوڑا اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ و رسول سے بھی محبت ہو اور اُنکے دشمنوں سے بھی الفت ایک کو اختیار کر کہ ضدین جمع نہیں ہوسکتیں چاہے جنت کی راہ چل یا جہنم کو جا نیز علامتِ محبت یہ ہے کہ شانِ اقدس میں جو الفاظ استعمال کیے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں کوئی ایسا لفظ جسمیں کم تعظیمی کی بو بھی ہو کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضور کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ اگر مدینۂ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلاۃ وسلام عرض کرے بہت قریب نہ جائے نہ ادھر اُدھر دیکھے اور خبردار خبردار آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت جائے اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور کے اقوال وافعال واحوال لوگوں سے دریافت کرے اور اُنکی پیروی کرے **عقیدہ** حضور کے کسی قول و فعل وعمل و حالت کو جو بنظرِ حقارت دیکھے کافر ہے **عقیدہ** حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں تمام جہان حضور کے تحتِ تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں تمام جہان میں اُنکے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہان اُنکا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنت سے

متعلق صور پھونکنا اور انکے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملئکہ انجام دیتے ہیں
عقیدہ فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت **عقیدہ** ان کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے
عقیدہ انکی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اُسکے بتانے سے اُسکا
رسول چار فرشتے بہت مشہور ہیں جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام
اور یہ سب ملئکہ پر فضیلت رکھتے ہیں **عقیدہ** کسی فرشتہ کیساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے
جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغوض کو دیکھکر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آگیا
یہ قریب بکلمۂ کفر ہے **عقیدہ** فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی
قوت کو کہتے ہیں اور اسکے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

جن کا بیان

یہ آگ سے پیدا کیے گئے ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی کہ جو شکل چاہیں بنجائیں
انکی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں انکے شریروں کو شیطان کہتے ہیں یہ سب انسان
کی طرح ذی عقل و ارواح و اجسام والے ہیں ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے کھاتے
پیتے جیتے مرتے ہیں **عقیدہ** ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی مگر انکے کفار
انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق
بھی سنی بھی ہیں بدمذہب بھی اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے
زائد ہے **عقیدہ** انکے وجود کا انکار یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے

عالم برزخ کا بیان

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جسکو برزخ کہتے ہیں مرنے کے بعد اور
قیامت سے پہلے تمام انس و جن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوتا ہے اور یہ عالم اس

کہا جائے ہزارہا حکم و مصالح جن پر مبنی ہزارہا فوائد و برکات کی ثمر ہوتی ہیں ایک لغزش اپنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھیے اگر وہ نہ ہوتی جنت سے نہ اُترتے دنیا آباد نہ ہوتی نہ کتابیں اُترتیں نہ رسول آتے نہ جہاد ہوتے لاکھوں کروروں مثوبات کے دروازے بند رہتے اُن سب کا فتح باب ایک لغزش آدم کا نتیجہ مبارکہ و ثمرۂ طیبہ ہے بالجملہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی لغزش من و تو کس شمار میں ہیں صدیقین کی حسنات سے افضل و اعلیٰ ہے حسنات الابرار سیات المقربین۔

ملائکہ کا بیان

فرشتے اجسام نوری ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں **عقیدہ** وہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہو خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً نہ سہواً نہ خطأً وہ اللہ کے معصوم بندے ہیں ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں **عقیدہ** اُن کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں بعض کے ذمہ حضرات انبیائے کرام کی خدمت میں وحی لانا کسی کے متعلق پانی برسانا کسی کے متعلق ہوا چلانا کسی کے متعلق روزی پہنچانا کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچّہ کی صورت بنانا کسی کے متعلق بدن انسان کے اندر تصرف کرنا کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کر کے اُس میں حاضر ہونا کسی کے متعلق انسان کے نامہ اعمال لکھنا بہتوں کا دربار رسالت میں حاضر ہونا کسی کے متعلق سرکار میں مسلمانوں کی صلاۃ و سلام پہنچانا بعضوں کے متعلق مُردوں سے سوال کرنا کسی کے ذمہ قبض روح کرنا بعضوں کے ذمہ عذاب کرنا کسی کے

جسم سے اُن کو تعلق بدستور رہتا ہی جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتے پہچانتے اُسکی بات سنتے ہین بلکہ روح کا دیکھنا قرب قبر ہی سے مخصوص نہین اُسکی مثال حدیث مین یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر پہلے قفص مین بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا ائمہ کرام فرماتے ہین ان النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملاء الاعلیٰ وتری وتسمع الکل کالمشاھد بیشک پاک جانین جب بدن کے علاقون سے جدا ہوتی ہین عالم بالا سے مل جاتی ہین اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہین جیسے یہان حاضر ہین حدیث مین فرمایا اذا مات المؤمن یخلی سربہ یسرح حیث شاء جب مسلمان مرتا ہے اُسکی راہ کھول دیجاتی ہو جہان چاہے جائے شاہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہین روح را قرب و بعد مکانی یکسان ست کافرون کی خبیث روحین بعض کی اُنکے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہین بعض کی چاہ برہوت مین کہ یمن مین ایک نالا ہی بعض کی پہلی دوسری ساتوین زمین تک بعض کی اسکے بھی نیچے سجین مین اور وہ بھی کہین ہو جو اُسکی قبر یا مرگھٹ پر گزرے اُسے دیکھتے پہچانتے بات سنتے ہین مگر کہین جانے آنے کا اختیار نہین کہ قید ہین **عقیدہ** یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن مین چلی جاتی ہی خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جسکو تناسخ اور آواگون کہتے ہین محض باطل اور اُسکا ماننا کفر ہے **عقیدہ** موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہین نہ یہ کہ رُوح مر جاتی ہو جو روح کو فنا مانے بدمذہب ہی **عقیدہ** مُردہ کلام بھی کرتا ہے اور اُسکے کلام کو عوام جن اور انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہین۔

عقیدہ جب مُردہ کو قبر مین دفن کرتے ہین اُسوقت اُسکو قبر دباتی ہی اگر وہ مسلمان ہے تو اُسکا دبانا ایسا ہوتا ہی جیسے ماں پیار مین اپنے بچے کو زور سے چپٹا لیتی ہے

دنیا سے بہت بڑا ہے دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو۔ برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف **عقیدہ** ہر شخص کی جتنی زندگی مقرر ہے اُس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اُسوقت حضرت عزرائیل علیہ السلام قبض روح کے لیے آتے ہیں اور اُس شخص کے دہنے بائیں جہانتک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں مسلمان کے آس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے دہنے بائیں عذاب کے اُسوقت ہر شخص پر اسلام کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے مگر اُسوقت کا ایمان معتبر نہیں اسلیے کہ حکم ایمان بالغیب کا ہے اور اب غیب نہ رہا بلکہ یہ چیزیں مشاہد ہو گئیں **عقیدہ** مرنیکے بعد بھی روح کا تعلق بدن انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی مگر بدن پر جو گزریگی روح ضرور اُس سے آگاہ و متاثر ہوگی جسطرح حیاتِ دنیا میں ہوتی ہے بلکہ اُس سے زائد دنیا میں ٹھنڈا پانی سرد ہوا نرم فرش لذیذ کھانا سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مگر راحت و لذت روح کو پہنچتی ہے اور انکے عکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں اور کلفت و اذیت روح پاتی ہے اور روح کے لیے خاص اپنی راحت والم کے الگ اسباب ہیں جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے بعینہ یہی سب حالتیں برزخ میں ہیں **عقیدہ** مرنیکے بعد مسلمان کی روح حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے بعض کی قبر پر بعض کی چاہ زمزم شریف میں بعض کی آسمان و زمین کے درمیان بعض کی پہلے دوسرے ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی روحیں زیر عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں مگر کہیں ہوں اپنے

دوطھا سوتا ہے یہ خواص کے لیے ہوگا ہو اور عوام میں اُسکے لیے جنکو چاہے ورنہ وسعت قبر بحسب مراتب مختلف ہے بعض کے لیے ستر ستر ہاتھ لنبی چوڑی اور بعض کے لیے جتنی وہ چاہے زیادہ حتی کہ جہانتک نگاہ پہنچے اور عصاۃ میں بعض پر عذاب بھی ہوگا اُن کی معصیت کے لائق پھر اُسکے پیران عظام یا مذہب کے امام یا اور اولیائے کرام کی شفاعت یا محض رحمت سے جب وہ چاہیگا نجات پائیں گے اور بعض نے کہا مومن عاصی پر عذاب قبر شب جمعہ آنے تک ہے اُسکے آتے ہی اُٹھالیا جائیگا واللہ تعالیٰ اعلم ہاں یہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو مسلمان شب جمعہ یا روز جمعہ یا رمضان مبارک کے کسی دن رات میں مریگا سوال نکیرین و عذاب قبر سے محفوظ رہیگا اور یہ جو ارشاد ہوا کہ اُسکے لیے جنت کی کھڑکی کھول دینگے یہ یوں ہوگا کہ پہلے اُس کے بائیں ہاتھ کی طرف سے جہنم کی کھڑکی کھولیں گے جسکی لپٹ اور جلن اور گرم ہوا اور سخت بدبو آئیگی اور معاً بند کردیں گے اُسکے بعد دہنی طرف سے جنت کی کھڑکی کھولیں گے اور اُس سے کہا جائیگا کہ اگر تو ان سوالوں کے صحیح جواب نہ دیتا تو تیرے واسطے وہ تھی اور اب یہ ہے تاکہ وہ اپنے رب کی نعمت کی قدر جانے کہ کیسی بلائے عظیم سے بچا کر کیسی نعمت عظمیٰ عطا فرمائی اور منافق کے لیے اسکا عکس ہوگا پہلے جنت کی کھڑکی کھولیں گے کہ اُسکی خوشبو ٹھنڈک راحت نعمت کی جھلک دیکھے گا اور معاً بند کردیں گے اور دوزخ کی کھڑکی کھول دیں گے کہ اُسپر اس بلائے عظیم کے ساتھ حسرت عظیم بھی ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانکر یا اُنکی شان رفیع میں ادنیٰ گستاخی کرکے کیسی نعمت کھوئی اور کیسی آفت پائی۔ اور اگر مُردہ منافق ہے تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے گا کہ ھاہ ھاہ لاادری افسوس مجھے تو کچھ

اور اگر کافر ہے تو اسکو اس زور سے دباتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں **عقیدہ** جب دفن کرنے والے دفن کرکے وہاں سے چلتے ہیں وہ انکے جوتوں کی آواز سنتا ہے اسوقت اسکے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں انکی شکلیں نہایت ڈراونی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں انکے بدن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سیاہ اور نیلی اور دیگ کی برابر اور شعلہ زن ہیں اور انکے مہیب بال سر سے پاؤں تک اور انکے دانت کئی ہاتھ کے جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے ان میں ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں مردے کو جھنجوڑتے اور جھڑک کر اٹھاتے اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں پہلا سوال مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے دوسرا سوال مَا دِيْنُكَ تیرا دین کیا ہے تیسرا سوال مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ انکے بارے میں تو کیا کہتا تھا۔ مردہ مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دیگا رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے اور دوسرے کا جواب دیگا دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے تیسرے سوال کا جواب دیگا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں وہ کہیں گے تجھے کس نے بتایا کہیگا میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اسپر ایمان لایا اور تصدیق کی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سوال کا جواب پاکر کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم تھا کہ تو یہی کہیگا اسوقت آسمان سے ایک منادی ندا کریگا کہ میرے بندہ نے سچ کہا اسکے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کا لباس پہناؤ اور اسکے لیے جنت کیطرف ایک دروازہ کھول دو جنت کی نسیم اور خوشبو اسکے پاس آتی رہیگی اور جہانتک نگاہ پھیلے گی وہاں تک اسکی قبر کشادہ کردی جائیگی اور اس سے کہا جائیگا کہ تو سو جیسے

جمع فرما کر اُس پہلی ہیئت پر لاکر اُنھیں پہلے اجزائے اصلیہ پر کہ محفوظ ہیں ترکیب دے گا اور ہر روح کو اُسی جسم سابق میں بھیجے گا اسکا نام حشر ہے عذاب تنعیم کا انکار وہی کریگا جو گمراہ ہے **عقیدہ** مُردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہونگے اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا یہانتک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال و ثواب و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا **مسئلہ** انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام و علمائے دین و شہدا و حافظان قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور وہ جو منصبِ محبت پر فائض ہیں اور وہ جسم جسنے کبھی اللہ عزوجل کی معصیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں انکے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ جو شخص انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مر کے مٹی میں مل گئے گمراہ بددین خبیث مرتکب توہین ہے۔

معاد و حشر کا بیان

بیشک زمین و آسمان اور جن و انس و ملک سب ایکدن فنا ہونیوالے ہیں صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے ہمیشگی و بقا ہے دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہونگی۔ (۱) تین خسف ہونگے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرۂ عرب میں (۲) علم اُٹھ جائیگا یعنی علما اُٹھا لیے جائیں گے یہ مطلب نہیں کہ علما تو باقی رہیں اور اُنکے دلوں سے علم محو کردیا جائے (۳) جہل کی کثرت ہوگی (۴) زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بےحیائی کے ساتھ زنا ہوگا جیسے گدھے جفتی کھاتے ہیں بڑے چھوٹے کسی کا لحاظ پاس نہ ہوگا (۵) مرد کم ہونگے

معلوم نہین کنت اسمع الناس یقولون شیأ فاقول مین لوگون کو کچھ کہتے سنتا تھا خود بھی کہتا تھا اُسوقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکاریگا کہ یہ جھوٹا ہے اسکے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو اُسکی گرمی اور لپٹ اُسکو پہنچے گی اور اُسپر عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہونگے جو اندھے اور بہرے ہونگے اُنکے ساتھ لوہے کا گرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے اُس ہتوڑے سے اُسکو مارتے رہین گے نیز سانپ اور بچھو اُسے عذاب پہنچاتے رہین گے۔ نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل ہوکر کتا یا بھیڑیا یا اور شکل کے بنکر اُسکو ایذا پہنچاتین گے۔ اور نیکون کے اعمال حسنہ مقبول و محبوب صورت پر متشکل ہوکر اُنس دین گے **عقیدہ** عذاب قبر حق ہے اور یونہین تنعیم قبر حق ہے اور دونون جسم و روح دونون پر ہین جیسا کہ اوپر گزرا جسم اگرچہ گل جائے جل جائے خاک ہو جائے مگر اُسکے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہین گے وہ مورد عذاب و ثواب ہونگے اور اُنھین پر روز قیامت دوبارہ ترکیب جسم فرمائی جائیگی وہ کچھ ایسے باریک اجزا ہین ریڑھ کی ہڈی مین جسکو عجب الذنب کہتے ہین کہ نہ کسی خوردبین نظر آسکتے ہین نہ آگ اُنھین جلا سکتی ہے نہ زمین اُنھین گلا سکتی ہے وہی تخم جسم ہین ولہذا روز قیامت روحون کا اعادہ اُسی جسم مین ہوگا نہ جسم دیگر مین بالائی زائد اجزا کا گھٹنا بڑھنا جسم کو نہین بدلتا جیسا بچہ کتنا چھوٹا پیدا ہوتا ہے پھر کتنا بڑا ہو جاتا ہے قوی ہیکل جوان بیماری مین گھل کر کتنا حقیر رہ جاتا ہے پھر نیا گوشت پوست آکر مثل سابق ہو جاتا ہے ان تبدیلون سے کوئی نہین کہہ سکتا کہ شخص بدل گیا یونہین روز قیامت کا عود کرنا ہے گوشت اور ہڈیان کہ خاک یا راکھ ہو گئے ہون اُنکے ذرے کہین بھی منتشر ہو گئے ہون رب عزوجل اُنھین

روے زمین کا گشت کریگا چالیس[۲۰] دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس[۲۱] چوبیس گھنٹے کے ہونگے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کریگا جیسے بادل جسکو ہوا اڑاتی ہو اسکا فتنہ بہت شدید ہوگا ایک باغ اور ایک آگ اسکے ہمراہ ہونگی جنکا نام جنت و دوزخ رکھے گا جہان جائیگا یہ بھی جائینگی مگر جو دیکھنے مین جنت معلوم ہوگی وہ حقیقۃً آگ ہوگی اور جو جہنم دکھائی دیگا وہ آرام کی جگہ ہوگی اور وہ خدائی کا دعوے کریگا جو اُسپر ایمان لائیگا اُسے اپنی جنت مین ڈالیگا اور جو انکار کریگا اُسے جہنم مین داخل کریگا مُردے جلائیگا زمین کو حکم دیگا وہ سبزے اگائیگی آسمان سے پانی برسائیگا اور اُن لوگون کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ ولے ہو جائین گے اور ویرانے مین جائیگا تو وہان کے دفینے شہد کی مکھیون کی طرح دل کے دل اُسکے ہمراہ ہو جائین گے اسی قسم کے بہت سے شعبدے دکھائیگا اور حقیقت مین یہ سب جادو کے کرشمے ہونگے اور شیاطین کے تماشے جنکو واقعیت سے کچھ تعلق نہین اسی لیے اُسکے وہان سے جاتے ہی لوگون کے پاس کچھ نہ رہے گا حرمین شریفین مین جب جانا چاہیگا ملٰئکہ اُسکا مونھ پھیر دین گے البتہ مدینہ طیبہ مین تین زلزلے آئین گے کہ وہان جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہونگے اور دل مین کافر ہونگے اور وہ جو علمِ الٰہی مین دجال پر ایمان لاکر کافر ہونے والے ہین اُن زلزلون کے خوف سے شہر سے باہر بھاگین گے اور اُسکے فتنہ مین مبتلا ہونگے دجال کے ساتھ یہود کی فوجین ہونگی اُسکی پیشانی پر لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر جسکو ہر مسلمان پڑھیگا اور کافر کو نظر نہ آئیگا۔ جب وہ ساری دنیا مین پھر پھرا کر ملک شام کو جائیگا اُس وقت

اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہونگی۔ (۶) علاوہ اُس بڑے دجّال کے اور تیس دجّال ہونگے کہ وہ سب دعوی نبوت کرینگے حالانکہ نبوت ختم ہو چکی جن میں بعض گزر چکے جیسے مسیلمہ کذاب طلیحہ بن خولید اسود عنسی سجاح عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی غلام احمد قادیانی وغیرہم اور جو باقی ہیں ضرور ہونگے (۷) مال کی کثرت ہوگی نہر فرات اپنے خزانے کھول دیگی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہونگے (۸) ملکِ عرب میں کھیتی اور باغ اور نہریں ہو جائینگی (۹) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارا لینا یہانتک کہ آدمی قبرستان میں جاکر تمنا کریگا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا (۱۰) وقت میں برکت نہ ہوگی یہانتک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینا مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائیگا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی یعنی بہت جلد جلد وقت گزریگا (۱۱) زکاۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اسکو تاوان سمجھیں گے (۱۲) علم دین پڑھیں گے مگر دین کے لیے نہیں (۱۳) مرد اپنی عورت کا مطیع ہوگا (۱۴) ماں باپ کی نافرمانی کریگا (۱۵) اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی (۱۶) مسجد میں لوگ چلائیں گے (۱۷) گانے باجے کی کثرت ہوگی (۱۸) اگلوں پر لوگ لعنت کریں گے اُنکو برا کہیں گے (۱۹) درندے جانور آدمی سے کلام کرینگے۔ کوڑے کی پھنچی جوتے کا تسمہ کلام کریگا اس کے بازار جانیکے بعد جو کچھ گھر میں ہوا بتا دیگا بلکہ خود انسان کی ران اُسے خبر دیگی (۲۰) ذلیل لوگ جنکو تن کا کپڑا پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے (۲۱) دجال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرمین طیبین کے سوا تمام

وہ انکار کرینگے دفعۃً غیب سے ایک آواز آئیگی ھٰذا خَلِیفَۃُ اللّٰہِ المَھدِی فَاسمَعُوا لَہٗ وَاَطِیعُوہُ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اسکی بات سنو اور اسکا حکم مانو تمام لوگ اُنکے دستِ مبارک پر بیعت کرینگے وہان سے سب کو اپنے ہمراہ لیکر ملک شام کو تشریف لیجائینگے بعد قتلِ دجال حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو حکمِ الٰہی ہوگا کہ مسلمانون کو کوہِ طور پر لیجاؤ اسلیے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کیے جائینگے جنسے لڑنے کی کسی کو طاقت نہین (۴۴) یاجوج و ماجوج کا خروج مسلمانون کے کوہِ طور پر جانیکے بعد یاجوج و ماجوج ظاہر ہونگے یہ اسقدر کثیر ہونگے کہ انکی پہلی جماعت بحیرہ طبریہ پر (جسکا طول دس میل ہوگا) جب گزریگی اُسکا پانی پیکر اسطرح سکھادیگی کہ دوسری جماعت بعد والی جب آئیگی تو کہے گی کہ یہان کبھی پانی تھا پھر دنیا مین فساد و قتل و غارت سے جب فرصت پائینگے تو کہینگے کہ زمین والون کو تو قتل کرلیا آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین یہ کہکر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکینگے خدا کی قدرت کہ اُنکے تیر اوپر سے خون آلودہ گرینگے یہ اپنی انھین حرکتون مین مشغول ہونگے اور وہان پہاڑ پر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مع اپنے ساتھیون کے محصور ہونگے یہانتک کہ اُنکے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی جو آج تمھارے نزدیک سو اشرفیون کی نہین اُسوقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیون کے دعا فرمائینگے اللہ تعالیٰ اُنکی گردنون مین ایک قسم کے کیڑے پیدا کردیگا کہ ایکدم مین سب کے سب مرجائینگے اُنکے مرنیکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اُترینگے دیکھینگے کہ تمام زمین اُنکی لاشون اور بدبو سے بھری پڑی ہے ایک بالشت زمین بھی خالی نہین اُسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع ہمراہیون کے پھر دعا کرینگے اللہ تعالےٰ

حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی منارہ پر نزول فرمائینگے صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی حضرت امام مہدی کو کہ اُس جماعت مین موجود ہونگے امامت کا حکم دین گے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ نماز پڑھائین گے وہ لعین دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی مین نمک گھلتا ہو اور اُنکی سانس کی خوشبو مدبصر تک پہنچے گی وہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائین گے اور اُسکی پیٹھ مین نیزہ مارین گے اُس سے وہ جہنم واصل ہوگا (۲۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا اسکی مختصر کیفیت اوپر معلوم ہو چکی آپ کے زمانہ مین مال کی کثرت ہوگی یہانتک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دیگا تو وہ قبول نہ کریگا نیز اُس زمانہ مین عداوت و بغض و حسد آپس مین بالکل نہ ہوگا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام صلیب توڑین گے اور خنزیر کو قتل کرینگے تمام اہل کتاب جو قتل سے بچین گے سب اُنپر ایمان لائینگے تمام جہان مین وہی ایک دین اسلام ہوگا اور مذہب ایک مذہب اہل سنت بچے سانپ سے کھیلین گے اور شیر اور بکری ایک ساتھ چرین گے چالیس برس تک اقامت فرمائینگے نکاح کرین گے اولاد بھی ہوگی بعد وفات روضۂ انور مین دفن ہونگے (۲۳) حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا اسکا اجمالی واقعہ یہ ہو کہ دنیا مین جب سب جگہ کفر کا تسلط ہوگا اُسوقت تمام ابدال بلکہ تمام اولیا سب جگہ سے سمٹکر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائین گے صرف وہین اسلام ہوگا اور ساری زمین کفرستان ہو جائیگی رمضان شریف کا مہینا ہوگا ابدال طواف کعبہ مین مصروف ہونگے اور حضرت امام مہدی بھی وہان ہونگے اولیا اُنھین پہچانین گے اُن سے درخواست بیعت کرینگے

وہ خوشبودار ہوا گزریگی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہوجائیگی اسکے بعد پھر چالیس
برس کا زمانہ ایسا گزریگا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی یعنی چالیس برس سے کم عمر کا
کوئی نہ رہیگا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہونگے اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا کوئی اپنی دیوار لیستا ہوگا کوئی
کھانا کھاتا ہوگا غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہونگے کہ دفعۃً حضرت
اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا شروع شروع اسکی آواز بہت باریک
ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہوجائیگی لوگ کان لگا کر اسکی آواز سنیں گے اور بیہوش
ہوکر گر پڑیں گے اور مرجائیں گے آسمان زمین پہاڑ یہانتک کہ صور اور اسرافیل
اور تمام ملٰئکہ فنا ہوجائیں گے اُسوقت سوا اُس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا وہ
فرمائیگا لمن الملك اليوم آج کسکی بادشاہت ہے کہاں ہیں جبارین کہاں ہیں
متکبرین مگر ہے کون جو جواب دے پھر خود ہی فرمائیگا لله الواحد القهار
صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہیگا اسرافیل کو زندہ
فرمائیگا اور صور کو پیدا کرکے دوبارہ پھونکنے کا حکم دیگا صور پھونکتے ہی تمام
اولین و آخرین ملٰئکہ و انس و جن و حیوانات موجود ہوجائیں گے سب سے پہلے حضور
انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر مبارک سے یوں برآمد ہونگے کہ دہنے ہاتھ
میں صدیق اکبر کا ہاتھ بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
پھر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لیکر
میدان حشر میں تشریف لیجائیں گے **عقیدہ** قیامت بیشک قائم ہوگی اسکا
انکار کرنیوالا کافر ہے **عقیدہ** حشر صرف روح کا نہیں بلکہ روح و جسم دونوں کا
ہے جو کہے صرف روحیں اُٹھیں گی جسم زندہ نہ ہونگے وہ بھی کافر ہے **عقیدہ**

ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ اُنکی لاشوں کو جہاں اللہ چاہیگا پھینک آئیں گے
اور اُنکے تیر و کمان و ترکش کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے پھر اُسکے بعد
بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑیگی اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اوگا اور
اپنی برکتیں اوگل دے اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں اونڈیل دے تو یہ حالت
ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائیگی اور اُسکے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی
بیٹھیں گے اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت کو کافی ہوگا
اور ایک گائے کا دودھ قبیلہ بھر کو اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کریگا۔
(۲۵) دھواں ظاہر ہوگا جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائیگا (۲۶)
دابۃ الارض کا نکلنا یہ ایک جانور ہے اسکے ہاتھ میں عصائے موسیٰ اور انگشتری
سلیمان علیہما السلام ہوگی عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نشان نورانی
بنائیگا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبا اُسوقت تمام مسلم
و کافر علانیہ ظاہر ہونگے یہ علامت کبھی نہ بدلے گی جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائیگا
اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہیگا (۲۷) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا
اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا اُسوقت کا اسلام
معتبر نہیں (۲۸) وفات سیدنا عیسے علیہ الصلاۃ والسلام کے ایک زمانے کے بعد جب
قیام قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلیگی
جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزریگی جسکا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض
ہو جائیگی اور کافر ہی کافر رہجائینگے اور انھیں پر قیامت قائم ہوگی یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں
انمیں بعض واقع ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جب نشانیاں پوری ہو لینگی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے

چڑھے گا کسی کے ٹخنوں تک ہوگا کسی کے گھٹنوں تک کسی کے کمر کمر کسی کے
سینے کسی کے گلے تک اور کافر کے تو مونھ تک چڑھکر مثل لگام کے جکڑ جائیگا
جسمین وہ ڈبکیاں کھائیگا اس گرمی کی حالت مین پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاج
بیان نہین زبانین سوکھکر کانٹا ہوجائین گی بعضوں کی زبانین مونھ سے باہر نکل آئینگی
دل اُبلکر گلے کو آجائین گے ہر مبتلا بقدر گناہ تکلیف مین مبتلا کیا جائیگا
جس نے چاندی سونے کی زکات نہ دی ہوگی اُس مال کو خوب گرم کرکے اُسکی
کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کرین گے جس نے جانورون کی زکات نہ دی
ہوگی اُسکے جانور قیامت کے دن خوب طیار ہوکر آئین گے اور اس شخص کو وہان
لٹائین گے اور وہ جانور اپنے سینگون سے مارتے اور پاؤن سے روندتے اُسپر
گزرین گے جب سب اسی طرح گزر جائین گے پھر اُدھر سے واپس آکر یونہی اُسپر
گزرین گے اسیطرح کرتے رہین گے یہانتک کہ لوگون کا حساب ختم ہو وعلی ہذا القیاس
پھر باوجود ان مصیبتون کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا بھائی سے بھائی بھاگے گا
مان باپ اولاد سے پیچھا چھڑائین گے بی بی بچے الگ جان چُرائین گے ہر ایک
اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار کون کسکا مددگار ہوگا حضرت آدم علیہ السلام کو حکم
ہوگا ای آدم دوزخیون کی جماعت الگ کر۔ عرض کرین گے کتنے مین سے کتنے
ارشاد ہوگا ہر ہزار سے نوسو ننانوے ۹۹۹ یہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے
ہوجائین گے حمل والی کا حمل ساقط ہوجائیگا لوگ ایسے دکھائی دین گے کہ نشہ
مین ہین حالانکہ نشہ مین نہ ہونگے ولیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے غرض کس کس
مصیبت کا بیان کیا جائے ایک ہو دو ہون سو ہون ہزار ہون تو کوئی بیان بھی کرے

دنیا میں جو روح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اُس روح کا حشر اسی جسم میں ہوگا یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اُسکے ساتھ روح متعلق کر دیجائے **عقیدہ** جسم کے اجزا اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہو گئے اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اُن سب اجزا کو جمع فرما کر قیامت کے دن اُٹھائیگا قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن ننگے پاؤں ناختنہ شدہ اُٹھیں گے کوئی پیدل کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہونگے اور کسی سواری پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دس ہونگے کافر مونھ کے بل چلتا ہوا میدان حشر کو جائیگا کسی کو ملئکہ گھسیٹ کر لیجائیں گے کسی کو آگ جمع کرے گی یہ میدان حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارہ سے دکھائی دے اُس دن زمین تانبے کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا راوی حدیث نے فرمایا معلوم نہیں میل سے مراد سرمہ کی سلائی ہے یا میل مسافت اگر میل مسافت بھی ہو تو کیا بہت فاصلہ ہے کہ اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے اور اسطرف آفتاب کی پیٹھ ہے پھر بھی جب سر کے مقابل آجاتا ہے گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے اُسوقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اور اُسکا مونھ اس طرف کو ہوگا تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا اور اب مٹی کی زمین ہے مگر گرمیوں کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا اُسوقت جب تانبے کی ہوگی اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا اُسکی تپش کون بیان کر سکے اللہ پناہ میں رکھے بھیجے کھولتے ہونگے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائیگا پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکیگی وہ اوپر

کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں مجھے اپنی پڑی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم ابرہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبۂ خلت سے ممتاز فرمایا ہے لوگ یہاں حاضر ہونگے وہ بھی یہی جواب دینگے کہ میں اسکے قابل نہیں مجھے اپنا اندیشہ ہے مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں بھیجیں گے وہاں بھی وہی جواب ملیگا پھر موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسے علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس بھیجیں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنیکا یہ کام نہیں آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا نہ فرمائے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ لوگ عرض کرینگے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم اُنکے حضور حاضر ہو جنکے ہاتھ پر فتح رکھی گئی جو آج بیخوف ہیں اور وہ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو وہ خاتم النبیین ہیں وہ آج تمھاری شفاعت فرمائیں گے اُنھیں کے حضور حاضر ہو وہ یہاں تشریف فرما ہیں اب لوگ پھرتے پھراتے ٹھوکریں کھاتے روتے چلاتے دہائی دیتے حاضر بارگاہ بیکس پناہ ہو کر عرض کریں گے اے محمد اے اللہ کے نبی حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتح باب رکھا ہے آج حضور مطمئن ہیں اسکے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے حضور بارگاہ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہمکو اس آفت سے نجات دلوائیں جواب میں ارشاد فرمائیں گے انا لھا میں اس کام کے لیے ہوں

ہزارہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الامان الامان اور یہ سب کچھ تکلیفیں دو چار گھنٹے دو چار دن دو چار ماہ کی نہیں بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا قریب آدھے کے گزر چکا ہے اور ابھی تک اہل محشر اسی حالت میں ہیں اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈھنا چاہیے کہ ہمکو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے یہ بات مشورے سے قرار پائیگی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں اللہ تعالی نے اُن کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبۂ نبوت سے سرفراز فرمایا اُنکی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے وہ ہمکو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے غرض افتان وخیزان کس کس مشکل سے اُنکے پاس حاضر ہونگے اور عرض کریں گے اے آدم آپ ابو البشر ہیں اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی چنی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملئکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے آپ کو صفی کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالی ہمیں اس سے نجات دے۔ فرمائیں گے میرا یہ مرتبہ نہیں مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے آج رب عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ فرمائے تم کسی اور کے پاس جاؤ لوگ عرض کریں گے آخر کسکے پاس ہم جائیں فرمائینگے نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے لوگ اُسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور اُن کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت

کسی سے فرمائیگا ای فلان کیا مین نے تجھے عزت نہ دی تجھے سردار نہ بنایا اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخر نہ کیا انکے علاوہ اور نعمتین یاد دلائیگا۔ عرض کریگا ہان تو نے سب کچھ دیا تھا پھر فرمائیگا تو کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہی عرض کریگا کہ نہین فرمائیگا تو جیسے تو نے ہمین یاد نہ کیا ہم بھی تجھے عذاب مین چھوڑتے ہین۔ بعض کافر ایسے بھی ہونگے کہ جب نعمتین یاد دلا کر فرمائیگا کہ تو نے کیا کیا عرض کریگا تجھپر اور تیری کتاب اور تیرے رسولون پر ایمان لایا نماز پڑھی روزے رکھے صدقہ دیا اور انکے علاوہ جہانتک ہوسکے گا نیک کامون کو ذکر کر جائیگا ارشاد ہوگا تو اچھا تو ٹھہر جا تجھپر گواہ پیش کیے جائین گے یہ اپنے جی مین سوچے گا مجھپر کون گواہی دیگا اُس وقت اُسکے مونھ پر مُہر کر دی جائیگی اور اعضا کو حکم ہوگا بول چلو اُسوقت اُسکی ران اور ہاتھ پاؤن گوشت پوست ہڈیان سب گواہی دینگی کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا وہ جہنم مین ڈالدیا جائیگا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت سے ستر ہزار بے حساب جنت مین داخل ہونگے اور ان کے طفیل مین ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار اور رب عزوجل اُنکے ساتھ تین جماعتین اور دیگا معلوم نہین ہر جماعت مین کتنے ہونگے اسکا شمار وہی جانے تہجد پڑھنے والے بلاحساب جنت مین جائین گے اس اُمت مین وہ شخص بھی ہوگا جسکے ننانوے ۹۹ دفتر گناہون کے ہونگے اور ہر دفتر اتنا ہوگا جہانتک نگاہ پہنچے وہ سب کھولے جائین گے رب عزوجل فرمائیگا ان مین سے کسی امر کا تجھے انکار تو نہین ہی میرے فرشتون کراماً کاتبین نے تجھپر ظلم تو نہین کیا عرض کریگا نہین ای رب پھر فرمائیگا تیرے پاس کوئی عذر ہی عرض کریگا نہین ای رب فرمائیگا

انا صاحبکم میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈھ آئے یہ فرما کر بارگاہ عزت میں حاضر ہونگے اور سجدہ کرینگے ارشاد ہوگا یا محمد ارفع راسک وقل تسمع و سل تعطہ واشفع تشفع ای محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمھاری بات سنی جائیگی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملیگا اور شفاعت کرو تمھاری شفاعت مقبول ہے دوسری روایت میں ہی وقل تطع فرماؤ تمھاری اطاعت کی جائیگی پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائیگا یہانتک کہ جسکے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا اُسکے لیے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکالیں گے یہانتک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اُسکے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے اُسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔ اب تمام انبیا اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے اولیائے کرام شہدا علما حفاظ حجاج بلکہ ہر وہ شخص جسکو کوئی منصب دینی عنایت ہوا اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کریگا نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے باپ ماں کی شفاعت کرینگے یہانتک کہ علما کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کرینگے ہم نے آپکے وضو کے لیے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا کوئی کہیگا کہ میں نے آپ کو استنجا کیلیے ڈھیلا دیا تھا علما ان تک کی شفاعت کرینگے **عقیدہ** حساب حق ہی اعمال کا حساب ہونے والا ہی **عقیدہ** حساب کا منکر کافر ہے کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائیگا کہ خفیۃً اُس سے پوچھا جائیگا تو نے یہ کیا اور یہ کیا عرض کریگا ہاں ای رب یہانتک کہ تمام گناہوں کا اقرار لے لیگا اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے۔ فرمائیگا کہ ہمنے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی بازپرس ہوگی جس سے یوں سوال ہوا وہ ہلاک ہوا

سے آخر تک سب اُسی کے نیچے ہونگے **عقیدہ** صراط حق ہے یہ ایک پُل ہے کہ پشت جہنم پر نصب کیا جائیگا بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا جنت مین جانے کا یہی راستہ ہے سب سے پہلے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُس سے گزر فرمائین گے پھر اور انبیاء و مرسلین پھر یہ اُمت پھر اور اُمتین گزرینگی اور حسب اختلاف اعمال پُل صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزرینگے بعض تو ایسی تیزی کے ساتھ گزرین گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہوگیا اور بعض تیز ہوا کی طرح کوئی ایسے جیسے پرند اُڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے یہانتک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائیگا اور پُل صراط کے دونون جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے) لٹکتے ہونگے جس شخص کے بارے مین حکم ہوگا اُسے پکڑلین گے مگر بعض تو زخمی ہوکر نجات پاجائین گے اور بعض کو جہنم مین گرا دین گے اور یہ ہلاک ہوا یہ تمام اہل محشر تو پُل پر گزرنے مین مشغول مگر وہ بیگناہ گنہگارون کا شفیع پُل کے کنارے کھڑا ہوا بکمال گریہ وزاری اپنی اُمت عاصی کی نجات کی فکر مین اپنے رب سے دعا کر رہا ہے رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ الٰہی ان گنہگارون کو بچالے بچالے اور ایک اسی جگہ کیا حضور اُسدن تمام مواطن مین دَورہ فرماتے رہین گے کبھی میزان پر تشریف لیجائین گے وہان جسکے حسنات مین کی دیکھین گے اُسکی شفاعت فرماکر نجات دلوائین گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوض کوثر پر جلوہ فرما ہین پیاسون کو سیراب فرمارہے ہین اور وہان سے پُل پر رونق افروز ہوئے اور گرتون کو بچایا غرض ہر جگہ اُنھین کی دوہائی ہر شخص اُنھین کو پکارتا اُنھین سے

ہان تیری ایک نیکی ہمارے حضور مین ہی اور تجھپر آج ظلم نہ ہوگا اُسوقت ایک پرچہ جس مین اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ہوگا نکالا جائیگا اور حکم ہوگا جا تلوا عرض کریگا ای رب یہ پرچہ ان دفترون کے سامنے کیا ہی فرمائیگا تجھپر ظلم نہ ہوگا پھر ایک پلے پر یہ سب دفتر رکھے جائین گے اور ایک مین وہ پرچہ اُن دفترون سے بھاری ہوجائیگا۔ بالجملہ اُسکی رحمت کی کوئی انتہا نہین جسپر رحم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے **عقیدہ** قیامت کے دن ہر شخص کو اُسکا نامۂ اعمال دیا جائیگا نیکون کے دہنے ہاتھ مین اور بدون کے بائین ہاتھ مین کافر کا سینہ توڑ کر اُسکا بایان ہاتھ اُس سے پسِ پشت نکالکر پیٹھ کے پیچھے دیا جائیگا **عقیدہ** حوض کوثر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا حق ہے اس حوض کی مسافت ایک مہینے کی راہ ہی اسکے کنارون پر موتی کے قبّے ہین چارون گوشے برابر یعنی زاویے قائمہ ہین اُسکی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہی اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ اور اُسپر برتن ستارون سے بھی گنتی مین زیادہ۔ جو اُسکا پانی پیے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اُس مین جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہین ایک سونے کا دوسرا چاندی کا **عقیدہ** میزان حق ہے اسپر لوگون کے اعمال نیک و بد تولے جائین گے نیکی کا پلہ بھاری ہونیکے یہ معنی ہین کہ اوپر کو اُٹھے دنیا کا سا معاملہ نہین کہ جو بھاری ہوتا ہی نیچے کو جھکتا ہی **عقیدہ** حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اللہ عزوجل مقام محمود عطا فرمائیگا کہ تمام اولین و آخرین حضور کی حمد و ستائش کرینگے **عقیدہ** حضور کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جسکو لواء الحمد کہتے ہین تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام

عقیدہ قیامت و بعث و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنی ہین جو مسلمانون مین مشہور ہین جو شخص ان چیزون کو تو حق کہے مگر انکے نئے معنی گڑھے (مثلاً ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھکر خوش ہونا اور عذاب اپنے برے اعمال کو دیکھکر غمگین ہونا یا حشر فقط روحون کا ہونا) وہ حقیقۃً ان چیزون کا منکر ہے اور ایسا شخص کافر ہے۔ اب جنت و دوزخ کی مختصر کیفیت بیان کیجاتی ہے

جنت کا بیان

جنت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والون کے لیے بنایا ہے اس مین وہ نعمتین مہیا کی ہین جنکو نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سُنا نہ کسی آدمی کے دل پر انکا خطرہ گزرا جو کوئی مثال اُسکی تعریف مین دیجائے سمجھانے کے لیے ہے ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کیساتھ کچھ مناسبت نہین وہان کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے اور اُس کا دوپٹا دنیا و مافیہا سے بہتر اور ایک روایت مین یون ہے کہ اگر حور اپنی ہتھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکالے تو اُسکے حسن کی وجہ سے خلائق فتنہ مین پڑجائین اور اگر اپنا دوپٹا ظاہر کرے تو اُسکی خوبصورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ اور اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا مین ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائین اور اگر جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب کی روشنی مٹا دے جیسے آفتاب ستارون کی روشنی مٹا دیتا ہے جنت کی اتنی جگہ جسمین کوڑا رکھ سکین دنیا و مافیہا سے بہتر ہے جنت کتنی وسیع ہے اسکو اللہ و رسول ہی جانین۔

فریاد کرتا ہے اور اُنکے سوا کسکو پکارے کہ ہر ایک تو اپنی فکر مین ہے دوسرن کو کیا پوچھے صرف ایک یہی ہین جنھین اپنی کچھ فکر نہین اور تمام عالم کا بار ان کے ذمی صلے اللہ تعالے علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ وبارك وسلم اللھم نجنا من اھوال المحشر بجاہ ھذا النبی الکریم علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ افضل الصلاۃ والتسلیم اٰمین یہ قیامت کا دن کہ حقیقۃً قیامت کا دن ہی جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا جسکے مصائب بے شمار ہونگے مولیٰ عزوجل کے جو خاص بندے ہین اُنکے لیے اتنا ہلکا کردیا جائیگا کہ معلوم ہوگا اس مین اتنا وقت صرف ہوا جتنا ایک وقت کی نماز فرض مین صرف ہوتا ہی بلکہ اس سے بھی کم یہانتک کہ بعضون کے لیے تو پلک جھپکنے مین سارا دن طی ہو جائیگا وما امر الساعۃ الا کلمح البصر او ھو اقرب قیامت کا معاملہ نہین مگر جیسے پلک جھپکنا بلکہ اس سے بھی کم۔ سب سے اعظم و اعلیٰ جو مسلمانون کو اُس روز نعمت ملے گی وہ اللہ عزوجل کا دیدار ہی کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہین جسے ایکبار دیدار میسر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اُسکے ذوق مین مستغرق رہیگا کبھی نہ بھولے گا اور سب سے پہلے دیدار الٰہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہوگا۔ یہانتک تو حشر کے اہوال واحوال مختصراً بیان کیے گئے ان تمام مرحلون کے بعد اب اُسے ہمیشگی کے گھر مین جانا ہی کسی کو آرام کا گھر ملیگا جسکی آسائش کی کوئی انتہا نہین اسکو جنت کہتے ہین یا تکلیف کے گھر مین جانا پڑے جسکی تکلیف کی کوئی حد نہین اسے جہنم کہتے ہین **عقیدہ** جنت و دوزخ حق ہین انکا انکار کرنیوالا کافر ہے **عقیدہ** جنت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزارہا سال ہوئے اور وہ اب موجود ہین یہ نہین کہ اسوقت تک مخلوق نہ ہوئین قیامت کے دن بنائی جائینگی

بے عقل ہو جاتے ہیں آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں وہ پاک شراب ان سب باتوں سے پاک و منزہ ہے۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے جو چاہیں گے فوراً اُنکے سامنے موجود ہوگا اگر کسی پرند کو دیکھکر اُسکے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسیوقت بھنا ہوا اُنکے پاس آجائیگا اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے اُن میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی دودھ شراب شہد ہوگا کہ اُنکی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے وہاں نجاست گندگی پاخانہ پیشاب تھوک رینٹھ کان کا میل بدن کا میل اصلا نہونگے ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئیگی خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا سب کھانا ہضم ہو جائیگا اور ڈکار اور پسینہ سے مشک کی خوشبو نکلے گی۔ ہر شخص کو سو آدمیوں کے کھانے پینے جماع کی طاقت دیجائیگی۔ ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بقصد اور بلا قصد مثل سانس کے جاری ہوگی۔ کم سے کم ہر شخص کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہونگے خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی جتنا کھاتا جائیگا لذت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی ہر نوالے میں ستر مزے ہونگے ہر مزہ دوسرے سے ممتاز وہ معًا محسوس ہونگے ایک کا احساس دوسرے سے مانع نہ ہوگا۔ جنتیوں کے لباس پرانے نہ پڑیں گے نہ اُنکی جوانی فنا ہوگی۔ پہلا گروہ جو جنت میں جائیگا اُنکے چہرے ایسے روشن ہونگے جیسے چودھویں رات کا چاند اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ چمکتا۔ سب ایک دل ہونگے اُنکے آپس میں کوئی اختلاف

اجمالی بیان یہ ہے کہ اُس میں سَو درجے ہیں ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہو رہا یہ کہ خود اُس درجہ کی کیا مسافت ہو اس کے متعلق کوئی روایت خیال میں نہیں البتہ ایک حدیث ترمذی کی یہ ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لیے وسیع ہو جنت میں ایک درخت ہے جسکے سایہ میں سَو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنت کے دروازے اتنے وسیع ہونگے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہوگی پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہوگا بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ چرچرانے لگیگا۔ اُس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی زمین زعفران کی۔ کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت اور ایک روایت میں ہو کہ جنتِ عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے ایک یاقوت سرخ کی ایک زبرجد سبز کی اور مشک کا گارا ہو اور گھاس کی جگہ زعفران ہے موتی کی کنکریاں عنبر کی مٹی۔ جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جسکی بلندی ساٹھ میل۔ جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا دوسرا دودھ کا تیسرا شہد کا چوتھا شراب کا پھر ان سے نہریں نکلکر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں بلکہ زمین کی اوپر اوپر رواں ہیں نہروں کا ایک کنارہ موتی کا دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مشک کی۔ وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جسمیں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہو اور پینے والے

ہمارا اور ہم اسکے ہون۔ سر کے بال اور پلکون اور بھوون کے سوا جنتی کے بدن پر
نہین بال نہ ہونگے سب بے ریش ہونگے سُرمگین آنکھیں تیس۳۰ برس کی عمر کے
معلوم ہونگے کبھی اس سے زیادہ نہ معلوم ہونگے ادنی جنتی کے لیے اسّی
ہزار خادم اور بہتر بیبیان ہونگی اور اُنکو ایسے تاج ملین گے کہ اُس مین کا ادنی
موتی مشرق و مغرب کے درمیان روشن کردے اور اگر مسلمان اولاد کی
خواہش کرے تو اُسکا حمل اور وضع اور پوری عمر (یعنی تیس۳۰ سال کی) خواہش کرتے
ہی ایک ساعت مین ہوجائیگی۔ جنت مین نیند نہین کہ نیند ایک قسم کی موت ہی
اور جنت مین موت نہین۔ جنتی جب جنت مین جائین گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار
مرتبہ پائیگا اور اُس کے فضل کی حد نہین پھر انھین دنیا کی ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد
اجازت دیجائیگی کہ اپنے پروردگار عزوجل کی زیارت کرین اور عرش الٰہی ظاہر ہوگا اور
رب عزوجل جنت کے باغون مین سے ایک باغ مین تجلی فرمائیگا اور ان
جنتیون کے لیے منبر بچھائے جائین گے۔ نور کے منبر موتی کے منبر یاقوت کے
منبر زبرجد کے منبر سونے کے منبر چاندی کے منبر اور اُن مین کا ادنی مشک و
کافور کے ٹیلے پر بیٹھیگا اور اُن مین ادنی کوئی نہین۔ اپنے گمان مین کرسی والون کو
کچھ اپنے سے بڑھکر نہ سمجھین گے اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب
اور چودھوین رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]

وبغض نہ ہوگا۔ اُن میں ہر ایک کو جو عین میں کم سے کم دو بیبیاں ایسی ملیں گی کہ ستر ستر جوڑے پہنے ہونگی پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے اُن کی پنڈلیوں کا مغز دکھائی دیگا جیسے سفید شیشے میں شراب سرخ دکھائی دیتی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل نے اُنھیں یاقوت سے تشبیہ دی اور یاقوت میں سوراخ کرکے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ضرور باہر سے دکھائی دیگا۔ آدمی اپنے چہرے کو اُسکے رخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا اور اُسپر ادنیٰ درجہ کا جو موتی ہوگا وہ ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کردے اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اُسکے شانوں کے درمیان رکھے گا تو سینہ کی طرف سے کپڑے اور جلد اور گوشت کے باہر سے دکھائی دیگا۔ اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بیہوش ہوجائے اور لوگون کی نگاہیں اسکا تحمل نہ کرسکیں مرد جب اُسکے پاس جائیگا اُسے ہر بار کوآری پائیگا مگر اسکی وجہ سے مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی شیرینی کی وجہ سے سمندر شیریں ہوجائے اور ایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ سب شہد سے زیادہ شیریں ہوجائیں جب کوئی بندہ جنت میں جائیگا تو اُسکے سرہانے اور پائنتی دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی مگر انکا گانا یہ شیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی حمد و پاکی ہوگا۔ وہ ایسی خوش گلو ہونگی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مرینگے ہم چین والیاں ہیں کبھی تکلیف میں نہ پڑینگے ہم راضی ہیں ناراض نہ ہونگے مبارکباد اُسکے

فرمائیگا کچھ اور چاہتے ہو جو تمکو دوں عرض کرینگے تو نے ہمارے مونھ روشن کیے جنت مین داخل کیا جہنم سے نجات دی اُسوقت پردہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائیگا تو دیدار الٰہی سے بڑھکر اُنھیں کوئی چیز نہ ملی ہو گی اللھم ارزقنا زیارۃ وجھك الکریم بجاہ حبیبك الرؤف الرحیم علیہ الصلاۃ والتسلیم آمین

دوزخ کا بیان

یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے جسطرح اُسکی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصورات جہانتک پہنچین وہ ایک شمہ ہے اُسکی بیشمار نعمتون سے اسیطرح اُسکے غضب و قہر کی کوئی حد نہین کہ ہر وہ تکلیف و اذیت کہ ادراک کی جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے اُسکے بے انتہا عذاب کا قرآن مجید و احادیث مین جو اُسکی سختیان مذکور ہین اُن مین سے کچھ اجمالاً بیان کرتا ہون کہ مسلمان دیکھین اور اس سے پناہ مانگین اور اُن اعمال سے بچین جنکی جزا جہنم ہے حدیث مین ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے جہنم کہتا ہے ای رب یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اسکو پناہ دے۔ قرآن مجید مین بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو دوزخ سے ڈرو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمکو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اس سے پناہ مانگتے۔ جہنم کے شرارے (پھول) اونچے اونچے محلون کی برابر اُڑینگے گویا زرد اونٹون کی قطار کہ پیہم آتے رہینگے آدمی اور پتھر اُسکا ایندھن ہے یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے ستر جزون مین سے ایک جز ہے جسکو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اُسے آگ کی جوتیان پہنادی جائینگی جس سے اُسکا دماغ ایسا کھولیگا جیسے تانبے کی

فرمائیگا ان میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو تو اس مرتبہ کو پہنچا وہ سب
اسی حالت مین ہونگے کہ ابر چھا جائیگا اور اُنپر خوشبو برسائیگا کہ اُسکی سی خوشبو
اُن لوگون نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عزوجل فرمائیگا کہ جاؤ اُسکی طرف جو مین نے
تمھارے لیے عزت طیار کر رکھی ہے جو چاہو لو پھر لوگ ایک بازار مین جائین گے جسے
ملائکہ گھیرے ہوئے ہین اُس مین وہ چیزین ہونگی کہ اُنکی مثل نہ آنکھون نے دیکھی نہ کانون
نے سُنی نہ قلوب پر اُنکا خطرہ گزرا اُس مین سے جو چاہین گے اُنکے ساتھ کر دیجائیگی
اور خرید و فروخت نہ ہوگی اور جنتی اُس بازار مین باہم ملین گے چھوٹے مرتبہ والا بڑے
مرتبہ والے کو دیکھے گا اُسکا لباس پسند کریگا ہنوز گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال
کریگا میرا لباس اُس سے اچھا ہے اور یہ اسوجہ سے کہ جنت مین کسی کے لیے غم
نہین پھر وہان سے اپنے اپنے مکانون کو واپس آئین گے اُنکی بیبیان استقبال
کرینگی اور مبارکباد دیکر کہین گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپکا جمال اُس سے بہت
زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے جواب دین گے کہ پروردگار جبار کے
حضور بیٹھنا ہمین نصیب ہوا تو ہمین ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا۔ جنتی جب باہم ملنا
چاہین گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائیگا اور ایک روایت مین ہے
کہ اُنکے پاس نہایت اعلیٰ درجے کی سواریان اور گھوڑے لائے جائین گے اور
اُنپر سوار ہوکر جہان چاہین گے جائین گے سب سے کم درجہ کا جو جنتی ہوا اُسکے باغات
اور بیبیان اور نعیم و خدام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہونگے اور اُن مین
اللہ عزوجل کے نزدیک سب مین معزز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کے دیدار
سے ہر صبح و شام مشرف ہوگا۔ جب جنتی جنت مین جالین گے اللہ عزوجل اُن سے

سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا حالانکہ یہ پانسو برس کی راہ ہے۔ پھر اُس میں مختلف طبقات و وادی اور کوئیں ہیں بعض وادی ایسے ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستر مرتبہ یا زیادہ اُنسے پناہ مانگتا ہے یہ خود اُس مکان کی حالت ہے اگر اُس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا مگر کفار کی سرزنش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیا کیے گئے ہیں۔ لوہے کے ایسے بھاری گرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھدیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اُسکو اُٹھا نہیں سکتے۔ بختی اونٹ کی گردن برابر بچھو اور اللہ جانے کسقدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اُسکی سوزش۔ درد۔ بے چینی ہزار برس تک رہے تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ مونھ کے قریب ہوتے ہی اُسکی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائیگی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائیگا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہیگی وہ پلائی جائے گی۔ خاردار تھوہڑ کھانے کو دیا جائیگا وہ ایسا ہوگا کہ اگر اُسکا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اُسکی سوزش و بدبو تمام اہلِ دنیا کی معیشت برباد کردے اور وہ گلے میں جاکر پھندا ڈالیگا اُسکے اُتارنے کے لیے پانی مانگیں گے اُن کو وہ کھولتا پانی دیا جائے گا کہ مونھ کے قریب آتے ہی مونھ کی ساری کھال گلکر اُسمیں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا اور وہ شوربے کی طرح بہکر قدموں کی طرف نکلیں گی پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس کے مارے ہوئے اونٹ پھر کفار جان سے عاجز آکر باہم مشورہ کرکے مالک علیہ الصلاۃ والسلام

[illegible]

جتنی گھولتی ہے وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اُسپر ہو رہا ہے حالانکہ اُسپر سب سے ہلکا ہے۔ سب سے ہلکے درجہ کا جسپر عذاب ہوگا اُس سے اللہ عزوجل پوچھے گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ میں دیدے گا عرض کریگا ہاں فرمائیگا کہ جب تو پشتِ آدم میں تھا تو ہمنے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا جہنم کی آگ ہزار برس تک دھونکائی گئی یہانتک کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس اور یہانتک کہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس اور یہانتک کہ سیاہ ہو گئی تو اب وہ نری سیاہ ہے جسمین روشنی کا نام نہیں جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اسکی گرمی سے مرجائیں اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہل دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اسکی ہیبت سے مرجائیں اور بقسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھدی جائے تو کانپنے لگیں اور انھیں قرار نہ ہو یہانتک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ یہ دنیا کی آگ (جسکی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لیجائے مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تہ تک نہ پہنچے گی اور اگر انسان کے سر برابر

کے لیے یہ ہوگا کہ اُسکے قد برابر آگ کے صندوق مین اُسے بند کرین نئے پھر
اُس مین آگ بھڑکائین گے اور آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر یہ صندوق آگ
کے دوسرے صندوق مین رکھا جائیگا اور ان دونون کے درمیان آگ جلائی
جائیگی اور اس مین بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر اسیطرح اسکو ایک اور صندوق
مین رکھکر اور آگ کا قفل لگا کر آگ مین ڈالدیا جائیگا تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ
اُسکے سوا اب کوئی آگ مین نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہی اور اب ہمیشہ
اسکے لیے عذاب ہی۔ جب سب جنتی جنّت مین داخل ہولین گے اور جہنم مین صرف
وہی رہ جائین گے جنکو ہمیشہ کے لیے اُس مین رہنا ہی اُسوقت جنّت و دوزخ
کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لاکر کھڑا کرین گے پھر منادی جنّت والون
کو پکاریگا وہ ڈرتے ہوئے جھانکین گے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہان سے نکلنے کا
حکم ہو پھر جہنمیون کو پکاریگا وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکین گے کہ شاید اس
مصیبت سے رہائی ہو جائے پھر اُن سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو سب
کہین گے ہان یہ موت ہی وہ ذبح کردی جائیگی اور کہے گا ای اہلِ جنّت ہمیشگی
ہے اب مرنا نہین اور ای اہلِ نار ہمیشگی ہے اب موت نہین اُسوقت اُنکے لیے
خوشی پر خوشی ہی اور انکے لیے غم بالائے غم نسأل الله العفو والعافیة فی
الدین والدنیا والاٰخرة۔

ایمان و کفر کا بیان

ایمان اسے کہتے ہین کہ سچے دل سے اُن سب باتون کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین ہین
اور کسی ایک ضروری دینی کے انکار کو کفر کہتے ہین اگرچہ باقی تمام ضروریات کی

داروغۂ جہنم کو پکاریں گے کہ اے مالک (علیہ الصلاۃ والسلام) تیرا رب ہمارا قصہ تمام کر دے مالک علیہ الصلاۃ والسلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے ہزار برس کے بعد فرمائیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو اُس سے کہو جسکی نافرمانی کی ہی ہزار برس تک ربُّ العزۃ کو اُسکی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے وہ ہزار برس تک جواب نہ دیگا اسکے بعد فرمائیگا تو یہ فرمائیگا دُور ہو جاؤ جہنم میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو اُسوقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کیطرح چلا کر رُوئیں گے۔ ابتدا آنسو نکلے گا جب آنسو ختم ہو جائینگے تو خون رُوئیں گے رُوتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے رونے کا خون اور پیپ اسقدر ہو گا کہ اگر اُس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔ جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہ ہونگی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اُس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے مر جائیں اور جسم اُنکا ایسا بڑا کر دیا جائیگا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار کے لیے تین دن کی راہ ہی ایک ایک داڑھ احد کے پہاڑ برابر ہوگی کھال کی موٹائی بیالیس ذراع کی ہوگی زبان ایک کوس دو کوس تک موہنہ سے باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اُسکو رَوندیں گے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک اور وہ جہنم میں موہنہ سکوڑے ہونگے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹکر بیچ سر کو پہنچ جائے گا اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آ لگے گا۔ ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کفار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسن تقویم ہے اور یہ اللہ عزوجل کو محبوب ہی کہ اُسکے محبوب کی شکل سے مشابہ ہی بلکہ جہنمیوں کا وہ حلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ پھر آخر میں کفا

کہ جب چاہا انکار کر دیا اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی مطلقاً گنجائش نہیں **مسئلہ** اگر معاذ اللہ کلمہ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا یعنی اُسے مار ڈالنے یا اُس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اُس بات کے کرنے پر قادر سمجھے تو ایسی حالت مین اُسکو رخصت دی گئی ہے مگر شرط یہ ہے کہ دل مین وہی اطمینان ایمانی ہو جو پیشتر تھا مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمۂ کفر نہ کہے **مسئلہ** عمل جوارح داخل ایمان نہین البتہ بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہون اُنکے مرتکب کو کافر کہا جائیگا جیسے بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتل نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ معظمہ کی توہین اور کسی سنت کو ہلکا بتانا یہ باتین یقیناً کفر ہین یونہین بعض اعمال کفر کی علامت ہین جیسے زنّار باندھنا سر پر چوٹیا رکھنا قشقہ لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہین تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو انکے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے اور اُسکے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا **عقیدہ** جس چیز کی حلت نص قطعی سے ثابت ہو اُسکو حرام کہنا اور جسکی حُرمت یقینی ہو اُسے حلال بتانا کفر ہے جبکہ یہ حکم ضروریات دین سے ہو یا منکر اس حکم قطعی سے آگاہ ہو **مسئلہ** اصول عقائد مین تقلید جائز نہین بلکہ جو بات ہو یقین قطعی کے ساتھ ہو خواہ وہ یقین کسیطرح بھی حاصل ہو اُسکے حصول مین بالخصوص علم استدلالی کی حاجت نہین ہان بعض فروع عقائد مین تقلید ہو سکتی ہے اسی بنا پر خود اہل سنت مین دو گروہ ہین ماتریدیہ کہ امام علم الہدی حضرت ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالی عنہ کے متبع ہوئے اور اشاعرہ کہ حضرت امام شیخ ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ تعالی کے تابع ہین یہ دونون جماعتین اہل سنت ہی کی ہین اور دونون حق پر ہین آپس مین صرف بعض

تصدیق کرتا ہو۔ ضروریاتِ دین وہ مسائلِ دین ہین جنکو ہر خاص و عام جانتے ہون جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت انبیا کی نبوت جنت و نار حشر و نشر وغیرہا مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہین ہو سکتا۔ عوام سے مراد وہ مسلمان ہین جو طبقۂ علما مین نہ شمار کیے جاتے ہون مگر علما کی صحبت سے شرفیاب ہون اور مسائلِ علمیہ سے ذوق رکھتے ہون نہ وہ کہ کورِدہ اور جنگل اور پہاڑون کے رہنے والے ہون جو کلمہ بھی صحیح نہین پڑھ سکتے کہ ایسے لوگون کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اُس ضروری کو غیر ضروری نہ کر دے گا۔ البتہ انکے مسلمان ہونیکے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہون اور یہ اعتقاد رکھتے ہون کہ اسلام مین جو کچھ ہے حق ہے اُن سب پر اجمالاً ایمان لائے ہون **عقیدہ** اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے اعمالِ بدن تو اصلاً جزوِ ایمان نہین رہا اقرار اس مین یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اُسکو اظہار کا موقع نہ ملا تو عنداللہ مومن ہے اور اگر موقع ملا اور اُس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکام دنیا مین کافر سمجھا جائیگا نہ اُسکے جنازے کی نماز پڑھین گے نہ مسلمانون کے قبرستان مین دفن کرین گے مگر عنداللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلافِ اسلام ظاہر کیا ہو **عقیدہ** مسلمان ہونیکے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے ہے اگرچہ باقی باتون کا اقرار کرتا ہو اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل مین انکار نہین کہ بلا اکراہِ شرعی مسلمان کلمۂ کفر صادر نہین کر سکتا وہی شخص ایسی بات مونھ پر لائے گا جسکے دل مین اتنی ہی وقعت ہے

ایک شاخ اس زمانہ مین پائی جاتی ہے کہ بہت سے بدمذہب لپنے آپکو مسلمان کہتے ہین اور دیکھا جاتا ہی تو دعوے اسلام کے ساتھ ضروریات دین کا انکار بھی ہے **عقیدہ** شرک کے معنی غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی الوہیت مین دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہی اسکے سوا کوئی بات اگرچہ کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہین ولہذا شرع مطہر نے اہل کتاب کفار کے احکام مشرکین کے احکام سے جدا فرمائے کتابی کا ذبیحہ حلال مشرک کا مُردار کتابیہ سے نکاح ہوسکتا ہی مشرکہ سے نہین ہوسکتا امام شافعی کے نزدیک کتابی سے جزیہ لیا جائے گا مشرک سے نہ لیا جائیگا اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہی یہ جو قرآن عظیم مین فرمایا کہ شرک نہ بخشا جائیگا وہ اسی معنے پر ہی یعنی اصلاً کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہین جسے چاہے بخشدے **عقیدہ** مرتکب کبیرہ مسلمان ہے اور جنت مین جائیگا خواہ اللہ عزوجل اپنے محض فضل سے اُسکی مغفرت فرمادے یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد یا اپنے کیے کی کچھ سزا پاکر اُسکے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا **مسئلہ** جو کسی کافر کے لیے اُسکے مرنیکے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مُردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مُردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ خود کافر ہے **عقیدہ** مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہی اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہین کیا جاسکتا کہ اُسکا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا تاوقتیکہ اُسکے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اُسکے کفر مین شک کیا جائے

فروع کا اختلاف ہے انکا اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کہ دونوں اہل حق ہیں کوئی کسیکی تضلیل و تفسیق نہیں کرسکتا **مسئلہ** ایمان قابل زیادتی و نقصان نہیں اسلیے کہ کمی بیشی اُس مین ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی چوڑائی موٹائی یا گنتی رکھتا ہو اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کیف یعنی ایک حالت اذعانیہ بعض آیات مین ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہو اُس سے مراد مؤمن بہ و مصدّق بہ ہے یعنی جسپر ایمان لایا گیا اور جسکی تصدیق کی گئی کہ زمانہ نزول قرآن مین اسکی کوئی حد معین نہ تھی بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اُس پر ایمان لازم ہوتا نہ کہ خود نفس ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو البتہ ایمان قابل شدت و ضعف ہے کہ یہ کیف کے عوارض سے ہین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تنہا ایمان اس اُمت کے تمام افراد کے مجموع ایمانون پر غالب ہے **عقیدہ** ایمان و کفر مین واسطہ نہین یعنی آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر تیسری صورت کوئی نہین کہ نہ مسلمان ہو نہ کافر **مسئلہ** نفاق کہ زبان سے دعوی اسلام کرنا اور دل مین اسلام سے انکار یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگون کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس مین کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ اُنکے کفر باطنی پر قرآن ناطق ہوا نیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرمادیا کہ یہ منافق ہے اب اس زمانہ مین کسی خاص شخص کی نسبت قطع کے ساتھ منافق نہین کہا جاسکتا کہ ہمارے سامنے جو دعوی اسلام کرے ہم اُسکو مسلمان ہی سمجھینگے جبتک اُس سے وہ قول یا فعل جو منافی ایمان ہے نہ صادر ہو البتہ نفاق کی

پیدا ہو کر ختم ہو گئے بعض ہندوستان میں نہیں ان فرقوں کے ذکر کی ہمیں کیا حاجت
کہ نہ وہ ہیں نہ انکا فتنہ پھر انکے تذکرہ سے کیا مطلب جو اس ہندوستان میں
ہیں مختصراً انکے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی انکے فریب میں نہ آئیں
کہ حدیث میں ارشاد فرمایا ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اپنے کو ان سے
دور رکھو اور انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمھیں
فتنہ میں نہ ڈالدیں (۱) **قادیانی** کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں اس
شخص نے اپنی نبوت کا دعوی کیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان
میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسے روح اللہ
وکلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور انکی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم
کی شان جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے جنکے ذکر سے مسلمانوں
کے دل ہل جاتے ہیں مگر ضرورت زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے
ان میں کے چند بطور نمونہ ذکر کیے جائیں خود مدعی نبوت بننا کافر ہونے اور
ابدالآباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے مگر اس نے اتنی ہی بات پر
اکتفا نہ کیا بلکہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے
سر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے اگرچہ باقی
انبیا و دیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب
ہے چنانچہ آیہ کذبت قوم نوح المرسلین وغیرہ اسکی شاہد ہیں اور اس نے
تو صدہا کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا ایسے شخص اور اسکے متبعین کے

کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے خاتمہ پر بنا روز قیامت اور ظاہر پر مدار حکم شرع ہے اسکو یون سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بت پرست مرگیا تو یقین کے ساتھ یہ نہین کہا جاسکتا کہ کفر پر مرا مگر ہمکو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر ہی جانیں اُسکی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اُسکے ساتھ کریں جو کافرون کے لیے ہیں مثلاً میل جول شادی بیاہ نماز جنازہ کفن دفن جب اُس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اُسے کافر ہی جانیں اور خاتمہ کا حال علم الٰہی پر چھوڑیں جسطرح جو ظاہرا مسلمان ہو اور اُس سے کوئی قول و فعل خلاف ایمان نہ ہو فرض ہے کہ ہم اُسے مسلمان ہی مانیں اگرچہ ہمیں اُسکے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔ اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جتنی دیر اُسے کافر کہو گے اُتنی دیر اللہ اللہ کرو کہ یہ ثواب کی بات ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرو مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو نہ یہ کہ اپنی صلح کُل سے اُسکے کفر پر پردہ ڈالو

تنبیہ ضروری بحکم حدیث ستفترق امتی ثلثا وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ یہ اُمت تہتر فرقے ہو جائیگی ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی صحابہ نے عرض کی من ھم یا رسول اللہ وہ ناجی فرقہ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا ما انا علیہ واصحابی وہ جسپر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی سنت کے پیرو دوسری روایت میں ہے فرمایا ھم الجماعۃ وہ جماعت ہے یعنی مسلمانون کا بڑا گروہ جسے سواد اعظم فرمایا اور فرمایا جو اُس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا اسی وجہ سے اس ناجی فرقہ کا نام اہل سنت وجماعت ہوا اُن گمراہ فرقون میں بہت سے

مین ہے ایک بادشاہ کے وقت مین چارسو نبی نے اُسکے فتح کے بارہ مین پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اُسی میدان مین مرگیا" اُسی کے صفحہ ۲۸ و ۲۶ مین لکھتا ہی قرآن شریف مین گندی گالیان بھری ہین اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کررہا ہی" اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت ازالہ صفحہ ۵۳۳ مین لکھتا ہی "براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے" اربعین نمبر۲ صفحہ ۱۳ لکھا "کامل مہدی نہ موسےٰ تھا نہ عیسےٰ" ۔ ان اولوالعزم مرسلین کا ہادی ہونا درکنار پورے راہ یافتہ بھی نہ مانا اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان مین جو گستاخیان کین اُن مین سے چند یہ ہین معیار صفحہ ۱۳ "اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم مین ایک ہی جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے" صفحہ ۱۳ و ۱۴ مین ہے "خدا نے اس اُمت مین سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان مین بہت بڑھکر ہے اور اُس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیون کا مسیح کیسا خدا ہی جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہین کرسکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ مین احمد کے غلام سے بھی کمتر ہی" کشتی صفحہ ۱۳ مین ہی "مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھکر" نیز صفحہ ۱۶ مین ہی "خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہی" دافع البلا صفحہ ۲۰ "اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو مین اُسکا ثانی پیدا کرونگا جو اُس سے بھی بہتر ہی جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام ۔ ؏

اس سے بہتر غلام احمد ہے	ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

کافر ہونے مین مسلمان کو ہرگز شک نہین ہوسکتا بلکہ ایسے کی تکفیر مین اسکے اقوال پر مطلع ہوکر جو شک کرے خود کافر اب اُسکے اقوال سنیے ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۳ "خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ مین اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی" انجام آتھم صفحہ ۵۲ "ای احمد تیرا نام پورا ہو جائیگا قبل اسکے جو میرا نام پورا ہو" صفحہ ۵۵ مین ہے "تجھے خوشخبری ہو ای احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس مین جو آیتین تھین اُنھین اپنے اوپر جما لیا انجام صفحہ ۷۸ مین کہتا ہے "وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین تجھکو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا" نیز آیہ کریمہ ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد سے اپنی ذات مراد لیتا ہے۔ دافع البلا صفحہ ۶ مین ہے "مجھکو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انت منی بمنزلۃ اولادی انت منی وانا منک" یعنی ای غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور مین تجھ سے ہون ازالہ اوہام صفحہ ۶۸۸ مین ہے "حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الہام ووحی غلط نکلی تھین" صفحہ ۸ مین ہے "حضرت موسیٰ کی پیشگوئیان بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہین ہوئین جس صورت پر حضرت موسےٰ نے اپنے دل مین امید باندھی تھی غایت ما فی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیان زیادہ غلط نکلین" ازالہ اوہام صفحہ ۷۵۰ مین ہے "سورہ بقر مین جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیان نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہوگیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دیدیا تھا یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی اور علم مسمریزم تھا" اُسی کے صفحہ ۷۵۳ مین لکھتا ہے "حضرت ابرہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف مین ہے وہ بھی اُنکا مسمریزم کا عمل تھا" صفحہ ۶۲۹

کہ انکی پیشگوئیون پر یہود کے سخت اعتراض ہین جو ہم کسی طرح اُنکو دفع نہین کر سکتے
صفحہ ۱۴ ہائے کسکے آگے یہ ماتم لیجائین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیان
صاف طور پر جھوٹی نکلین" اس سے اُنکی نبوت کا انکار ہی چنانچہ اپنی کتاب کشتی
نوح صفحہ ۵ مین لکھتا ہی "ممکن نہین کہ نبیون کی پیشینگوئیان ٹل جائین" اور دافع الوساوس
صفحہ ۳ وضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۷ پر۔ اسکو سب رسوائیون سے بڑھکر رسوائی اور
ذلت کہتا ہی۔ دافع البلا ٹائیٹل پیج صفحہ ۳ پر لکھتا ہی "ہم مسیح کو بیشک ایک راستباز
جانتے ہین کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگون سے البتہ اچھا تھا واللہ تعالیٰ اعلم مگر وہ حقیقی
منجی نہ تھا حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز مین پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے
طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان" آگے چلکر راستبازی کا بھی فیصلہ کر دیا کہتا ہے
"یہ ہمارا بیان نیک ظنی کے طور پر ہی ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت مین بعض
راستباز اپنی راستبازی مین عیسے سے بھی اعلیٰ ہون"۔ اُسی کے صفحہ ۴ مین لکھا
مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ مین دوسرے راستبازون سے بڑھکر ثابت
نہین ہوتی بلکہ یحییٰ کو اُسپر ایک فضیلت ہی کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور
کبھی نہ سُنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اُسکے سر پر عطر
ملا تھا یا ہاتھون اور اپنے سر کے بالون سے اُسکے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق
جوان عورت اُسکی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن مین یحییٰ کا نام حصور
رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصّے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے" ضمیمہ
انجام آتھم صفحہ ۷ مین لکھا آپکا کنجریون سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ
سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو

یہ باتین شاعرانہ نہین بلکہ واقعی ہین اور اگر تجربہ کی رُو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھکر میرے ساتھ نہ ہو تو مین جھوٹا ہون"۔ دافع البلا صفحہ ۱۵ خدا تو بہ پابندی اپنے وعدون کے ہر چیز پر قادر ہی لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا مین نہین لاسکتا جسکے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہی"۔ انجام آتھم صفحہ ۴۱ مین لکھتا ہے "مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہین رکھتا"۔ کشتی صفحہ ۵۶ مین ہے "مجھے قسم ہی اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ مین ہوتا تو وہ کام جو مین کرسکتا ہون وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہین وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا"۔ اعجاز احمدی صفحہ ۱۳ "یہود تو حضرت عیسےٰ کے معاملہ مین اور اُنکی پیشگوئیون کے بارے مین ایسے قوی اعتراض رکھتے ہین کہ ہم بھی جواب مین حیران ہین بغیر اسکے کہ یہ کہدین کہ ضرور عیسےٰ نبی ہی کیونکہ قرآن نے اسکو نبی قرار دیا ہی اور کوئی دلیل اُنکی نبوت پر قائم نہین ہوسکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہین"۔ اس کلام مین یہودیون کے اعتراض صحیح ہونا بتایا اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جما دیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہی جسکے بطلان پر دلیلین قائم ہین۔ صفحہ ۱۴ مین ہے "عیسائی تو اُنکی خدائی کو روتے ہین مگر یہان نبوت بھی اُنکی ثابت نہین"۔ اُسی کتاب کے صفحہ ۲۴ پر لکھا "کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے"۔ مسلمانو! تمھین معلوم ہے کہ شیطانی الہام کسکو ہوتا ہی قرآن فرماتا ہے تنزل علی کل افاک اثیم بڑے بہتان والے سخت گنہگار پر شیطان اُترتے ہین۔ اُسی صفحہ مین لکھا "اُنکی اکثر پیشگوئیان غلطی سے پُر ہین"۔ صفحہ ۱۳ مین ہے "افسوس سے کہنا پڑتا ہی

کہیں اُنکے معجزے کو کل کا کھلونا بتاتا ہی کہیں مسمریزم بتا کر کہتا ہے اگر یہ عاجز اس
عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا
اور مسمریزم کا خاصہ یہ بتایا کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیر
میں جو روحانی بیماریوں کو دُور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہی یہی وجہ ہے
کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت
و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں اُنکا نمبر ایسا کم رہا
کہ قریب قریب ناکام رہے" غرض اس دجال قادیانی کے مزخرفات کہاں تک
گنائے جائیں اسکے لیے دفتر چاہیے مسلمان ان چند خرافات سے اس کے
حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اُس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں
اُن پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہی تعجب ہے اُن سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجال
کے متبع ہو رہے ہیں یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب سے زیادہ تعجب اُن پڑھے
لکھے کٹ بگڑوں سے ہے کہ جان بوجھکر اُسکے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں
کیا ایسے شخص کے کافر مرتد بیدین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے
حاشا للہ من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر جو ان خباثتوں پر مطلع ہو کر
اُسکے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہی (۲) **رافضی** انکے مذہب کی
کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو تحفہ اثنا عشریہ دیکھے چند مختصر باتیں یہاں گزارش
کرتا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہی
یہانتک کہ اُنپر سب و شتم انکا عام شیوہ ہی بلکہ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ
کافر و منافق قرار دیتا ہے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ کو

یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری
کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُسکے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے
سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے" نیز اس رسالہ میں اُس مقدس
و برگزیدہ رسول کو اور نہایت سخت سخت حملے کیے مثلاً شریر۔ مکار۔ بدعقل۔ فحش گو
بدزبان۔ جھوٹا۔ چور۔ خلل دماغ والا۔ بدقسمت۔ نرا فریبی۔ پیرو شیطان۔ حد یہ کہ
صفحہ ۷ پر لکھا آپکا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپکی
زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جنکے خون سے آپ کا وجود ہوا" ہر شخص جانتا ہے کہ
دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسے علیہ السلام کیلیے باپ کا
ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے اور دوسری جگہ یعنی کشتی نوح صفحہ ۱۶ میں تصریح
کردی یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی
اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے" حضرت مسیح علیہ الصلاۃ
والسلام کے معجزات سے ایکدم صاف انکار کر بیٹھا انجام آتھم صفحہ ۶ پر لکھتا ہے
حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا" صفحہ ۷ پر لکھا اُس زمانہ میں ایک تالاب
سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپکا
نہیں اُس تالاب کا ہے آپکے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا" ازالہ کے صفحہ ۴
میں ہے ماسوائے اسکے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو اُن حواشی سے الگ کر کے
دیکھا جائے جو محض افترا یا غلط فہمی سے گڑھے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ
مسیح کے معجزات پر جسقدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق
ایسے شبہات ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق نہیں دُور کرتا"

افضل ہین اور یہ بالاجماع کفر ہی کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہی۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہین بلکہ اس مین سے کچھ پارے یا سورتین یا آیتین یا الفاظ امیرالمؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ یا دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم نے نکالدیے مگر تعجب ہی کہ مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ نے بھی اُسے ناقص ہی چھوڑا۔ اور یہ عقیدہ بھی بالاجماع کفر ہے کہ قرآن مجید کا انکار ہی ایک عقیدہ یہ ہی کہ اللہ عزوجل کوئی حکم دیتا ہے پھر یہ معلوم کرکے کہ مصلحت اُسکے غیر مین ہی پچھتاتا ہے اور یہ بھی یقینی کفر ہے کہ خدا کو جاہل بتاتا ہی ایک عقیدہ یہ ہی کہ نیکیون کا خالق اللہ ہی اور برائیون کے خالق یہ خود ہین مجوس نے دو ہی خالق مانے تھے یزدان خالق خیر اہرمن خالق شر۔ انکے خالقون کی گنتی ہی نہ رہی اربون سنکھون خالق ہین (۳) **وہابی** یہ ایک نیا فرقہ ہی جو ۱۲۰۹ھ مین پیدا ہوا اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا جس نے تمام عرب خصوصاً حرمین شریفین مین بہت شدید فتنے پھیلائے علما کو قتل کیا صحابہ کرام و ائمہ و علما و شہدا کی قبرین کھود ڈالین روضہ انور کا نام معاذ اللہ صنم اکبر رکھا تھا یعنی بڑا بت اور طرح طرح کے ظلم کیے جیسا کہ صحیح حدیث مین حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اُٹھینگے اور شیطان کا گروہ نکلے گا وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا علامہ شامی رحمہ اللہ تعالی نے اسے خارجی بتایا اُس عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جسکا نام کتاب التوحید رکھا اُسکا ترجمہ ہندوستان مین اسمٰعیل دہلوی نے کیا جسکا نام تقویۃ الایمان رکھا اور ہندوستان مین اسی نے وہابیت

خلافت غاصبہ کہتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ان حضرات کی خلافتین تسلیم کین اور اُنکے مدائح و فضائل بیان کیے اسکو تقیہ و بزدلی پر محمول کرتا ہے کیا معاذ اللہ منافقین و کافرین کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور عمر بھر اُنکی مدح و ستائش سے رطب اللسان رہنا شیر خدا کی شان ہو سکتی ہے سب سے بڑھکر یہ کہ قرآن مجید اُنکو ایسے جلیل و مقدس خطابات سے یاد فرماتا ہے وہ تو وہ اُنکے اتباع کرنے والون کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ اُن سے راضی وہ اللہ سے راضی کیا کافرون منافقون کے لیے اللہ عزوجل کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہین پھر نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح مین دین اور یہ فرقہ کہے تقیۃً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھکر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کافر کو دے سکتا ہے نہ کہ وہ مقدس حضرات جنھون نے اسلام کے لیے اپنی جانین وقف کر دین اور حق گوئی اور اتباع حق مین لا یخافون لومۃ لائم کے سچے مصداق تھے پھر خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کی دو شاہزادیان یکے بعد دیگرے حضرت عثمٰن ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح مین آئین اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادیان شرف زوجیت سے مشرف ہوئین کیا حضور کے ایسے تعلقات جنسے ہون اُنکی نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لیے جائز رکھ سکتا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین۔ اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل پر اصلح واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق مین نافع ہو اللہ عزوجل پر واجب ہے کہ وہی کرے اُسے کرنا پڑیگا۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیا علیہم السلام سے

تمہارے کسی طرح مقتدا نہیں ہوسکتے ایضاح الحق صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ مطبع فاروقی میں ہے تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محاذات ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان مکان جہت سے پاک جاننا اور اُسکا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے حالانکہ یہ تمام اہلسنت کا عقیدہ ہے تو اس قائل نے تمام پیشوایان اہل سنت کو گمراہ و بدعتی بتایا بحر الرائق و درمختار و عالمگیری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جو مکان ثابت کرے کافر ہے تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ میں یہ حدیث ارأیت لو مررت بقبری أکنت تسجد لہ نقل کر کے ترجمہ کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو اسکے بعد (ف) لکھکر فائدہ یہ جڑ دیا۔ یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں حالانکہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام کے اجسام کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے فنبی اللہ حی یرزق تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں اسی تقویۃ الایمان صفحہ ۱۹ میں ہے ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اُس نے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اُسی کو پکاریں اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر انبیائے کرام و اولیائے عظام کی شان میں ایسے ملعون الفاظ استعمال کرنا کیا مسلمان کی شان ہو سکتی ہے صراط مستقیم

پھیلائی۔ ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہی کہ جو انکے مذہب پر نہ ہو وہ کافر مشرک ہی یہی وجہ ہی کہ بات بات پر محض بلاوجہ مسلمانون پر حکم شرک وکفر لگایا کرتے اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہین چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۴۵ مین وہ حدیث لکھکر کہ آخر زمانہ مین اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانون کو اُٹھالیگی اسکے بعد صاف لکھدیا سو پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا مگر یہ نہ سمجھا کہ اس صورت مین خود بھی تو کافر ہو گیا اس مذہب کا رکن اعظم اللہ کی توہین اور محبوبان خدا کی تذلیل ہے ہر امر مین وہی پہلو اختیار کرین گے جس سے منقصت نکلتی ہو اس مذہب کے سرگروہون کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی انکی قلبی خباثتون پر مطلع ہون اور انکے دام تزویر سے بچین اور انکے جبہ ودستار پر نہ جائین۔ براد ران اسلام بغور سنین اور میزان ایمان مین تولین کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمان کے نزدیک کوئی چیز نہین اور ایمان اللہ ورسول کی محبت وتعظیم ہی کا نام ہے ایمان کے ساتھ جسمین جتنے فضائل پائے جائین وہ اُسیقدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ایمان نہین تو مسلمانون کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہین رکھتا اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم وزاہد وتارک الدنیا وغیرہ بنتا ہو مقصود یہ ہی کہ اُنکے مولوی اور عالم فاضل ہونے کی وجہ سے اُنھین تم اپنا پیشوا نہ سمجھو جبکہ وہ اللہ ورسول کے دشمن ہین کیا یہود ونصاریٰ بلکہ ہنود مین بھی اُنکے مذاہب کے عالم یا تارک الدنیا نہین ہوتے تو کیا تم اُنکو اپنا پیشوا تسلیم کر سکتے ہو ہرگز نہین اسی طرح یہ لا مذہب بد مذہب

جلادیتا ہون اللہ کے حکم سے۔ اب قرآن کا تو یہ حکم ہے اور وہابیہ یہ کہتے ہین سند بست کرنا اللہ ہی کی شان ہی جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے مشرک ہی آب وہابی بتائین کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف حضرت عیسے علیہ السلام کے لیے ثابت کیا تو اُسپر کیا حکم لگاتے ہین۔ اور لطف یہ کہ اللہ عزوجل نے اگر اُن کو قدرت بخشی ہے جب بھی شرک ہی تو معلوم نہین کہ انکے یہان اسلام کس چیز کا نام ہی تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱۔ گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہان شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہین پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانون کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اُسپر شرک ثابت ہے خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہی یا یون کہ اُنکی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہی متعدد صحیح حدیثون مین ارشاد فرمایا کہ ابرہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور مین نے مدینہ کو حرم کیا اُسکے ببول کے درخت نہ کاٹے جائین اور اُسکا شکار نہ کیا جائے مسلمانو ایمان سے دیکھنا کہ اس شرک فروش کا شرک کہانتک پہنچتا ہے تم نے دیکھا اس گستاخ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا حکم جڑا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۸۔ پیغمبر خدا کے وقت مین کافر بھی اپنے بتون کو اللہ کے برابر نہین جانتے تھے بلکہ اُسیکا مخلوق اور اُسکا بندہ سمجھتے تھے اور اُن کو اُسکے مقابل کی طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اُن کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی اُنکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اُسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر ہے یعنی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت ملنے کہ حضور اللہ عزوجل کے دربار مین

صفحہ ۹۵ بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر خود ست مسلمانو یہ ہیں امام الوہابیہ کے کلمات خبیثات اور کسکی شان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان میں جسکے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے تو ضرور یہ کہے گا کہ اس قول میں گستاخی ضرور ہے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست و بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اُس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اُسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہی خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو قدرت بخشی ہو ہر طرح شرک ہے۔ قرآن مجید میں ہے اغنٰہم اللہ و رسولہ من فضلہ اُن کو اللہ و رسول نے غنی کر دیا اپنے فضل سے قرآن تو کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دولتمند کر دیا اور یہ کہتا ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے مشرک ہی تو اسکے طور پر قرآن مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے قرآن عظیم میں ارشاد ہے و تبرئ الاکمہ والابرص باذنی اے عیسے تو میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کر دیتا ہے۔ دوسری جگہ ہے ابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں میں اچھا کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور مردوں کو

کہ آپکا زمانہ انبیائے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقامِ مدح نہ قرار دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے" پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیا سے زماناً متاخر ہونے کو خیالِ عوام کہا اور یہ کہا کہ اہلِ فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے یہی معنی بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے تو معاذ اللہ اس قائل نے حضور کو عوام میں داخل کیا اور اہلِ فہم سے خارج کیا پھر اس نے ختم زمانی کو مطلقاً فضیلت سے خارج کیا حالانکہ اسی تاخر زمانی کو حضور نے مقامِ مدح میں ذکر فرمایا پھر صفحہ ۴ پر لکھا آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپکے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض صفحہ ۱۶ بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے صفحہ ۳۳ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا چہ جائیکہ آپکے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے لطف یہ کہ اس قائل نے ان تمام خرافات کا ایجاد بندہ ہونا خود تسلیم کر لیا صفحہ ۳۴ پر ہے۔ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو انکی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہدی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا۔

ہماری سفارش فرمائیں گے تو معاذ اللہ اسکے نزدیک وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہی مسئلہ شفاعت کا صرف انکار ہی نہیں بلکہ اسکو شرک ثابت کیا اور تمام مسلمانوں صحابہ و تابعین وائمہ دین و اولیاء صالحین سب کو مشرک و ابوجہل بنا دیا تقویۃ الایمان صفحہ ۵۰ کوئی شخص کہے فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اسکے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر سبحن اللہ خدائی اسیکا نام رہ گیا کہ کسی پیڑ کے پتے کی تعداد جان لیجائے۔ تقویۃ الایمان صفحہ۷۔ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنیکی قدرت نہیں دی اس میں انبیائے کرام کے معجزات اور اولیائے عظام کی کرامت کا صاف انکار ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والمدبرات امرا قسم فرشتوں کی جو کاموں کی تدبیر کرتے ہیں تو یہ قرآن کریم کو صاف رد کر رہا ہی صفحہ ۲۱ جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ تعجب ہی کہ وہابی صاحب تو اپنے گھر کی تمام چیزوں کا اختیار رکھیں اور مالک ہر دو سرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز کے مختار نہیں۔ اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہی بلکہ انکے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتوے میں لکھدیا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے سبحن اللہ خدا کو جھوٹا مانا پھر بھی اسلام و سنیت و صلاح کسی بات میں فرق نہ آیا معلوم نہیں ان لوگوں نے کس چیز کو خدا ٹھہرالیا ہی ایک عقیدہ انکا یہ ہی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیا نہیں مانتے اور یہ صریح کفر ہی چنانچہ تحذیر الناس صفحہ ۳۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہی

یہ عام شیوہ ہے کہ جس امر میں محبوبانِ خدا کی فضیلت ظاہر ہو طرح طرح کی جھوٹی تاویلات سے اُسے باطل کرنا چاہیں گے اور وہ امر ثابت کرینگے جسمیں تنقیص ہو مثلاً براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ میں لکھدیا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں اور اسکو شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف غلط منسوب کر دیا بلکہ اُسی صفحہ پر وسعتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بابت یہانتک لکھدیا کہ الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے شرک نہیں تو کونسا حصہ ایمان کا ہے" جس وسعت علم کو شیطان کے لیے ثابت کرتا اور اسپر نص ہونا بیان کرتا ہے اُسی کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شرک بتاتا ہے تو شیطان کو خدا کا شریک مانا اور اسے آیت و حدیث سے ثابت جانا بیشک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی گئے گزرے ہر مسلمان اپنے ایمان کی آنکھوں سے دیکھے کہ اس قائل نے ابلیس لعین کے علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد بتایا یا نہیں ضرور زائد بتایا اور شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں ضرور مانا اور پھر اس شرک کو نص سے ثابت کیا یہ تینوں امر صریح کفر اور قائل یقینی کافر ہے کون مسلمان اسکے کافر ہونے میں شک کریگا حفظ الایمان صفحہ ۷ میں حضور کے علم کی نسبت یہ تقریر کی آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو

گاہ باشد کہ کودکِ ناداں ٭ بغلط بر ہدف زند تیرے ٭ ہاں بعد وضوحِ حق اگر فقط اسوجہ سے کہ یہ بات ہمیں نے کہی اور وہ اگلے کہہ گئے تھے میری نہ مانیں اور وہ پرانی بات گائے جائیں تو قطع نظر اسکے کہ قانون محبت نبوی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے یہ بات بہت بعید ہے ویسے بھی اپنی عقل و فہم کی خوبی پر گواہی دینی ہے" یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ جو معنے اس نے تراشے سلف میں کہیں اُسکا پتا نہیں اور نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے زمانہ سے آجتک جو سب سمجھے ہوئے تھے اُسکو خیالِ عوام بتا کر رد کر دیا کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں اس قائل پر علمائے حرمین طیبین نے جو فتوے دیا وہ حسام الحرمین کے مطالعہ سے ظاہر اور اس نے خود بھی اسی کتاب کے صفحہ ۴۶ میں اپنا اسلام برائے نام تسلیم کیا ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری ٭ ان نام کے مسلمانوں سے اللہ بچائے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ہے کہ انبیا اپنی اُمت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اُس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں اور سُنیئے ان قائل صاحب نے حضور کی نبوت کو قدیم اور دیگر انبیا کی نبوت کو حادث بتایا صفحہ ۷ میں ہے۔ نکہ فرق قدمِ نبوت اور حدوثِ نبوت باوجود اتحاد نوعی خوب جب ہی چسپاں ہو سکتا ہے کیا ذات و صفات کے سوا مسلمانوں کے نزدیک کوئی اور چیز بھی قدیم ہے۔ نبوت صفت ہے اور صفت کا وجود بے موصوف محال۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت قدیم غیر حادث ہوئی تو ضرور نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم بھی حادث نہ ہوئے بلکہ ازلی ٹھہرے اور جو اللہ و صفات الٰہیہ کے سوا کسی کو قدیم مانے باجماعِ مسلمین کافر ہے اُس گروہ کا

باقی تمام عقائد میں دونوں شریک ہیں اور ان حال کے اشد دیوبندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ انپر اُن قائلوں کو کافر نہیں جانتے اور اُنکی نسبت حکم ہے کہ جو اُنکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ایک نمبر انکا زائد یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے جدا تمام مسلمانوں سے الگ انھوں نے ایک راہ نکالی کہ تقلید کو حرام و بدعت کہتے اور ائمہ دین کو سب و شتم سے یاد کرتے ہیں مگر حقیقۃً تقلید سے خالی نہیں ائمہ دین کی تقلید تو نہیں کرتے مگر شیطان لعین کے ضرور مقلد ہیں یہ لوگ قیاس کے منکر ہیں اور قیاس کا مطلقاً انکار کفر۔ تقلید ائمہ کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر **مسئلہ** مطلق تقلید فرض ہے اور تقلید شخصی واجب **ضروری تنبیہ** وہابیوں کے یہاں بدعت کا بہت خرچ ہے جس چیز کو دیکھیے بدعت ہے لہذا بدعت کسے کہتے ہیں اسے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے بدعت مذمومہ و قبیحہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مزاحم ہو اور یہ مکروہ یا حرام ہے اور مطلق بدعت تو مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب تک ہوتی ہے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں نعمت البدعۃ ھٰذہ یہ اچھی بدعت ہے حالانکہ تراویح سنت مؤکدہ ہے جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو وہ ہرگز بدعت قبیح نہیں ہو سکتا ورنہ خود وہابیہ کے مدارس اور انکے وعظ کے جلسے اس ہیأت خاصہ کے ساتھ ضرور بدعت ہونگے پھر انھیں کیوں نہیں موقوف کرتے مگر انکے یہاں تو یہ ٹھہری ہے کہ محبوبانِ خدا کی عظمت کے جتنے امور ہیں سب بدعت اور جسمیں انکا مطلب ہو وہ حلال و سنت

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے" مسلمانو غور کرو کہ اس شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کیسی صریح گستاخی کی کہ حضور جیسا علم زید و عمرو تو زید و عمرو ہر بچے اور پاگل بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کے لیے حاصل ہونا کہا کیا ایمانی قلب ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کر سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس چیز کو اللہ و رسول نے منع نہیں کیا بلکہ قرآن و حدیث سے اسکا جواز ثابت اسکو ممنوع کہنا تو درکنار اُسپر شرک و بدعت کا حکم لگا دیتے ہیں مثلاً مجلس میلاد شریف اور قیام و ایصال ثواب زیارت قبور و حاضری بارگاہ بیکس پناہ سرکار مدینہ طیبہ و عرس بزرگان دین و فاتحہ سوم و چہلم و استمداد بارواح انبیا و اولیا اور مصیبت کے وقت انبیا و اولیا کو پکارنا وغیرہا بلکہ میلاد شریف کی نسبت تو براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸ میں یہ ناپاک لفظ لکھے۔ پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کہ نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپکی ولادت کا ٹھہرا اور خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں انکے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں (۴) غیر مقلدین یہ بھی وہابیت ہی کی ایک شاخ ہے وہ چند باتیں جو حال میں وہابیہ نے اللہ عزوجل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بکی ہیں غیر مقلدین سے ثابت نہیں

جائز نہیں اگر نابالغ کو امام سابق نے امام مقرر کردیا ہو تو اُسکے بلوغ تک کے لیے
لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے اور یہ نابالغ صرف رسمی امام
ہوگا اور حقیقۃً اُسوقت تک وہ والی امام ہے **عقیدہ** نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر
حضرت عثمن غنی پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے ان حضرات کو خلفائے راشدین اور انکی خلافت کو
خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضور کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا
عقیدہ بعد انبیا و مرسلین تمام مخلوقات الٰہی انس و جن و ملک سے افضل
صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمن غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو
شخص مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے افضل بتائے گمراہ بدمذہب ہے **عقیدہ** افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزوجل
کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا اسیکو کثرت ثواب سے بھی تعبیر کرتے
ہیں نہ کثرت اجر کہ بارہا مفضول کے لیے ہوتا ہے حدیث میں ہمراہیان سیدنا
امام مہدی کی نسبت آیا کہ اُن میں ایک کے لیے پچاس کا اجر ہے صحابہ نے عرض
کی اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے ۔ فرمایا بلکہ تم میں کے ۔ تو اجر اُنکا زائد
ہوا مگر فضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہوسکتے زیادت درکنار ۔ کہاں
امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
صحابیت ۔ اسکی نظیر بلا تشبیہ یوں سمجھیے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور
بعض دیگر افسروں کو بھیجا اُسکی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیے

امامت کا بیان

امامت دو قسم ہی صغری. کبری. امامت صغری امامت نماز ہی اسکا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الصلاۃ مین آئیگا۔ امامت کبری نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ کہ حضور کی نیابت سے مسلمانون کے تمام امور دینی و دنیوی مین حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت مین اُسکی اطاعت تمام جہان کے مسلمانون پر فرض ہو اس امام کے لیے مسلمان۔ آزاد۔ عاقل۔ بالغ۔ قادر قرشی ہونا شرط ہی ہاشمی۔ علوی معصوم ہونا اسکی شرط نہین انکا شرط کرنا روافض کا مذہب ہی جس سے اُنکا یہ مقصد ہی کہ برحق امرائے مومنین خلفائے ثلثہ ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کرین حالانکہ اُنکی خلافتون پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنکی خلافتین تسلیم کین اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا مولیٰ علی علوی کیسے ہو سکتے ہین رہی عصمت یہ انبیا و ملٰئکہ کا خاصہ ہی جسکو ہم پہلے بیان کر آئے امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہی **مسئلہ** محض مستحق امامت ہونا امام ہونیکے لیے کافی نہین بلکہ ضروری ہی کہ اہل حل و عقد نے اُسے امام مقرر کیا ہو یا امام سابق نے **مسئلہ** امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے جبکہ اُسکا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو خلاف شریعت مین کسی کی اطاعت نہین **مسئلہ** امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع ہو اور عالم ہو یا علما کی مدد سے کام کرے **مسئلہ** عورت اور نابالغ کی امامت

خیر الناس و شر الناس کو قتل کیا ان مین سے کسی کی شان مین گستاخی تبرّا ہے اور اُسکا قائل رافضی اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہین ہوسکتی کہ اُنکی توہین بلکہ اُنکی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے **عقیدہ** کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہین پہنچتا

مسئلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے اُن مین پڑنا حرام حرام سخت حرام ہے مسلمانون کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جان نثار اور سچے غلام ہین **عقیدہ** تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور اُن مین ادنیٰ کوئی نہین) سب جنتی ہین وہ جہنم کی بھنک نہ سُنین گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادون مین رہین گے محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ اُنھین غمگین نہ کرے گی فرشتے اُنکا استقبال کرین گے کہ یہ ہے وہ دن جسکا تم سے وعدہ تھا یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے **عقیدہ** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیا نہ تھے ملک نہ تھے کہ معصوم ہون اُن مین بعض کے لیے لغزشین ہون مگر اُنکی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول کے خلاف ہے اللہ عزوجل نے سورۂ حدید مین جہان صحابہ کی دو قسمین فرمائین مومنین قبل فتح مکہ و بعد فتح مکہ اور اُنکو اُنپر تفضیل دی اور فرما دیا کلا وعد اللہ الحسنی سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا ساتھ ہی ارشاد فرما دیا واللہ بما تعملون خبیر اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کروگے تو جب اُس نے اُنکے تمام اعمال جانکر حکم فرما دیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُنکی کسی بات پر طعن کرے۔ کیا طعن کرنے والا اللہ سے جدا اپنی مستقل حکومت

اور وزیر کو خالی پروانۂ خوشنودی مزاج دیا تو انعام انھیں کو زائد ملا مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز **عقیدہ** اُنکی خلافت بر ترتیب افضلیت ہی یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا نہ کہ افضلیت بر ترتیب خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری و ملک گیری مین زیادہ سلیقہ جیسا آجکل سنّی بننے والے تفضیلیے کہتے ہین۔ یون ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سب سے افضل ہوتے کہ انکی خلافت کو فرمایا لم ار عبقریا یفری فریہ حتی ضرب الناس بعطن اور صدیق اکبر کی خلافت کو فرمایا فی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ **عقیدہ** خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حضرات حسنین و اصحاب بدر و اصحاب بیعۃ الرضوان کے لیے افضلیت ہی اور یہ سب قطعی جنتی ہین **عقیدہ** تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر و صلاح ہین اور عادل اُنکا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہی **عقیدہ** کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بدمذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہی ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چارون خلفا کو مانے اور اپنے آپکو سنّی کہے۔ مثلاً حضرت امیر معاویہ اور اُنکے والد ماجد حضرت ابوسفین اور والدہ ماجدہ حضرت ہندا سیطرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم حتی کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھون نے قبل اسلام حضرت سیدنا سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور بعد اسلام اخبث الناس خبیث مسیلمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ مین نے

حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملوک اسلام ہیں اسکی طرف تورٰیۃ مقدس میں اشارہ ہی کہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ طیبۃ و ملکہ بالشام وہ نبی آخر الزمان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائیگا اور اُسکی سلطنت شام میں ہوگی۔ تو امیر معویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کسکی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہی سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوج جرار جان نثار کیساتھ عین میدان میں بالقصد بالاختیار ہتھیار رکھدیے اور خلافت امیر معویہ کو سپرد کردی اور اُنکے ہاتھ پر بیعت فرمالی اور اس صلح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اُسکی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا ان ابنی ھذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین میرا یہ بیٹا سید ہی میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اسکے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں صلح کرادے تو امیر معویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنیوالا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ حضرت عزت جل وعلا پر طعن کرتا ہی عقیدہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعی جنتی اور یقیناً آخرت میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبہ عروس ہیں جو انھیں ایذا دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دیتا ہے اور حضرت طلحہ وحضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو عشرہ مبشرہ سے ہیں ان صاحبوں سے بھی بمقابلہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خطائے اجتہادی واقع ہوئی مگر ان سب نے بالآخر رجوع فرمائی عرف شرع میں بغاوت مطلقاً مقابلہ امام برحق کو کہتے ہیں عناداً ہو خواہ اجتہاداً ان حضرات پر بوجہ رجوع اُسکا اطلاق نہیں ہوسکتا گروہ امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حسب اصطلاح شرع اطلاق فئہ باغیہ آیا ہی مگر اب کہ باغی بمعنی مفسد معاند و سرکش ہوگیا اور دشنام سمجھا جاتا ہی اب

قائم کرنا چاہتا ہے **عقیدہ** امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے اُنکا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث صحیح بخاری مین بیان فرمایا ہے مجتہد سے صواب و خطا دونون صادر ہوتے ہین خطا دو قسم ہے خطأ عنادی یہ مجتہد کی شان نہین اور خطأ اجتہادی یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اس مین اُسپر عنداللہ اصلا مواخذہ نہین مگر احکامِ دنیا مین وہ دو قسم ہے خطأ مقرر کہ اُسکے صاحب پر انکار نہ ہوگا یہ وہ خطأ اجتہادی ہے جس سے دین مین کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا دوسری خطأ منکر یہ وہ خطأ اجتہادی ہے جسکے صاحب پر انکار کیا جائیگا کہ اُسکی خطا باعث فتنہ ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلاف اسی قسم کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈگری اور امیر معاویہ کی مغفرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین **مسئلہ** یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہین کہ جب حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے محض باطل و بے اصل ہی علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کا حکم دیا ہی یہ استثنائی شریعت گڑھنا ہے **عقیدہ** منہاج نبوت پر خلافت حقہ راشدہ تیس سال رہی کہ سیدنا امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہو گئی پھر امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ مین

منکشف کر دیے ہوں۔ عقیدہ: تمام اولیائے اولین و آخرین سے اولیائے محمدیین یعنی اس اُمت کے اولیا افضل ہیں اور تمام اولیائے محمدیین میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الٰہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور اُن میں ترتیب وہی ترتیب افضلیت ہے سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر کو ہے پھر فاروق اعظم پھر ذو النورین پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہاں مرتبۂ تکمیل پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوت حضرات شیخین کو قائم فرمایا اور جانب کمالات ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا کو تو جملہ اولیائے ما بعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی اور اُنھیں کے دست نگر تھے اور ہیں اور رہیں گے۔ عقیدہ: طریقت منافی شریعت نہیں۔ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے بعض جاہل متصوف جو یہ کہدیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے شریعت اور محض گمراہی ہے اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپکو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و الحاد۔ مسئلہ: احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا بعض جہال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ کی حاجت اُنکو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں فرمایا صدقوا لقد وصلوا ولکن الی این الی النار وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے مگر کہاں جہنم کو۔ البتہ اگر مجذوبیت سے عقل تکلیفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اُس سے قلم شریعت اُٹھ جائیگا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہوگا اُسکی ایسی باتیں کبھی نہ ہونگی شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کریگا۔ مسئلہ: اولیائے کرام کو اللہ عزوجل نے بہت بڑی طاقت دی ہے اُنمیں جو اصحاب خدمت ہیں اُنکو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے سیاہ سفید کے مختار بنا دیے جاتے ہیں یہ حضرات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں اُنکو اختیارات و تصرفات حضور کی نیابت میں ملتے ہیں علوم غیبیہ اُنپر منکشف ہوتے ہیں اُنمیں بہت کو ماکان و مایکون اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں مگر یہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ و عطا سے۔ بے وساطت رسول کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ عقیدہ: کرامت

کسی صحابی پر اُسکا اطلاق جائز نہیں **عقیدہ** ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق محبوبہ محبوب رب العلمین جل علاو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما وسلم پر معاذ اللہ تہمت ملعونہ افک سے اپنی ناپاک زبان آلودہ کرنیوالا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اسکے سوا اور طعن کرنیوالا رافضی تبرائی بددین جہنمی **عقیدہ** حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ شہدائے کرام سے ہیں انمیں کسیکی شہادت کا منکر گمراہ بددین خاسر ہے **عقیدہ** یزید پلید فاسق فاجر مرتکب کبائر تھا معاذ اللہ اُس سے اور ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نسبت آجکل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں اُنکے معاملہ میں کیا دخل ہمارے وہ بھی شہزادے وہ بھی شہزادے ایسا بکنے والا مردود خارجی ناصبی مستحق جہنم ہے۔ ہاں یزید کو کافر کہنے اور اُسپہ لعنت کرنے میں علمائے اہلسنت کے تین قول ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت یعنی ہم اُسے فاسق فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں نہ مسلمان **عقیدہ** اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایان اہلسنت ہیں جو انسے محبت نہ رکھے مردود و ملعون خارجی ہے **عقیدہ** ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ وام المومنین عائشہ صدیقہ وحضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں اور انہیں اور بقیہ بنات مکرمات و ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت حاصل ہے **عقیدہ** انکی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی۔

ولایت کا بیان

ولایت ایک قرب خاص ہے کہ مولیٰ عزوجل اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے **مسئلہ** ولایت وہبی شے ہے نہ یہ کہ اعمال شاقہ سے آدمی خود حاصل کرلے البتہ غالباً اعمال حسنہ اس عطیۂ الٰہی کیلیے ذریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو ابتداءً مل جاتی ہے **مسئلہ** ولایت بے علم کو نہیں ملتی خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزوجل نے اُسپر علوم

اولیا سے ہو اسکا منکر گمراہ ہے مسئلہ مردہ زندہ کرنا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا مشرق سے
مغرب تک ساری زمین ایک قدم مین طی کر جانا غرض تمام خوارق عادات اولیا سے ممکن ہین سوا اس
معجزہ کے جسکی بابت دوسرونکے لیے ممانعت ثابت ہو چکی جیسے قرآن مجید کی مثل کوئی سورت لے آنا
یا دنیا مین بیداری مین اللہ عزوجل کے دیدار یا کلام حقیقی سے مشرف ہونا اسکا جو اپنے یا کسی ولی
کیلیے دعوی کرے کافر ہے مسئلہ انسے استمداد و استعانت محبوب ہے یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہین
خواہ کسی جائز لفظ کیساتھ ہو رہا انکو فاعل مستقل جاننا یہ وہابیہ کا فریب ہے مسلمان کبھی ایسا خیال
نہین کرتا مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیت کا خاصہ ہے مسئلہ انکے
مزارات پر حاضری مسلمان کیلیے سعادت و باعث برکت ہے مسئلہ انکو دور و نزدیک سے پکارنا سلف
صالح کا طریقہ ہے مسئلہ اولیائے کرام اپنی قبرون مین حیات ابدی کیساتھ زندہ ہین انکے علم و ادراک و
سمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہین مسئلہ انھین ایصال ثواب نہایت موجب برکات
و امر مستحب ہے اسے عرفاً براہ ادب نذر و نیاز کہتے ہین یہ نذر شرعی نہین جیسے بادشاہ کو نذر دینا- ان مین
خصوصاً گیارھوین شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے مسئلہ عرس اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی و
فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و ایصال ثواب اچھی چیز ہے رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت مین مذموم
ہین اور مزارات طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم تنبیہ چونکہ عموماً مسلمانونکو بحمدہ تعالی اولیائے کرام سے
نیازمندی اور مشایخ کیساتھ انھین ایک خاص عقیدت ہوتی ہے انکے سلسلہ مین منسلک ہونیکو
اپنے لیے فلاح دارین تصور کرتے ہین اسوجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگون کو گمراہ کرنیکے لیے یہ جال
پھیلا رکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شروع کردی حالانکہ اولیا کے یہ منکر ہین لہذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح
تفتیش کرلین ورنہ اگر بدمذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھین گے ع اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست پیری کیلیے چار شرطین ہین قبل از بیعت انکا لحاظ فرض ہے- اول سنی صحیح العقیدہ
ہو دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابون سے نکال سکے سوم فاسق معلن نہ ہو
چہارم اسکا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک متصل ہو نسأل اللہ العفو والعافیۃ فی
الدین والدنیا والآخرۃ والاستقامۃ علی الشریعۃ الطاہرۃ وما توفیقی الا باللہ علیہ
توکلت والیہ انیب وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ ابد
الآبدین والحمد للہ رب العلمین

فقیر ابو العلا امجد علی اعظمی عفی عنہ